بعون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

کتاب ہذا منتخب متضمن حالات تعمیرات و قلعہ و باشندگان شہر دہلی سے ہے

آثار الصنادید

تصنیف جواد الدولہ سید احمد خان صاحب بہادر عارف جنگ سابق منصف علاقہ شاہجہان آباد

مطبع نامی منشی نولکشور میں زیور طبع سے مزین مطبوع ہوئی

باب دوسرا

قلعہ معلی کی عمارت کے حال مین

یہی قلعہ کہ اندر بسا ہین ک...

بہشتی شدہ بیشہ بیر انقش	نہ از روی بہشت است بیگلی ...	ز تو زش گل کوہساری دہا	ز بستان نسیم
گرانیدہ گردش با سودگی	وگر گوہری بستہ بر دو نقش	سواد ش ز بس سبزہ آشکسبید	چو باغ ارم ...
زریشش آب زر آغشتہ اند	فرو شستہ خاکش ز آلودگی	ہمہ سال ریحان او سبز شاخ	ہمیشہ درو ...
	و گرگی دران زعفران کشتہ اند	خرامندہ بر سبزہ آن زمین	خیالی نہ بینا...

یہی بلند پایہ حصار کہ اگر آسمان اسکے ایک برج کے کلس کی دست بیدا کرے کلاہ تفاخر کو ا...
سکے اور اگر سپہر برین اسکے ایک کنگرہ کی رفعت بہم پہنچاوے اپنے جامہ مین نہ سماوے...
بلندی دیوار کے اندازہ کرنے مین حیران اور عقل اسکی وسعت کی تحقیق مین سرگرد...
دیوارین آسمان کی ہمشیان اور اسکی خندق غیرت محیط و عمان

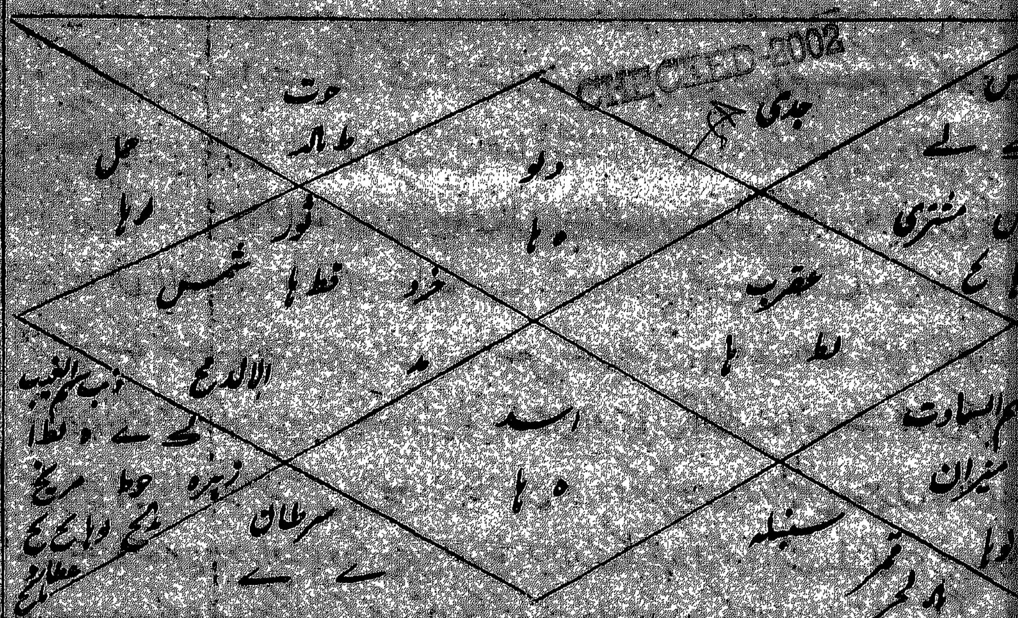
نظم

لب خندقش لبستہ از سحر دم	قلعے بیان ... و دم	جہان ...

یہ قلعہ زمان دولت اور عہد سلطنت شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ انار اللہ برہانہ مین بنا...

یہ ہو کر بموجب فرمان قضا جریان اس بادشاہ کے یہ قلعہ بننا شروع ہوا اور سال دوازدہم جلوس شاہجہانی
مطابق شب جمعہ دوازدہم ذیحجہ سنہ ۱۰۴۸ ہجری ایک ہزار اڑتالیس مطابق نوین اردی بہشت سنہ ۱۲ ملک
شاہی کے اچھی سے اچھی ساعت دیکھکر اوستاد حامد اور اوستاد احمد معماروں نے کہ اپنے فن میں یکتا
رکھتے تھے اور ہندسہ و حساب میں ثانی اقلیدس اور رشک ارشمیدس تھے اس قلعہ کی بنیاد رکھی
تاریخ بیٹھک میں کندہ ہے لیکن میرے ہاتھ کاغذات کہنہ میں سے ایک زائچہ بنا اس قلعہ کا لگا اسکو
واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب کرتا ہوں اور اس زائچہ میں تاریخ بنا یہ لکھی ہے جمعہ کی شب
پانچ ساعت اور بارہ دقیقہ گذرنے کے بعد نوین محرم سنہ ۱۰۴۹ ایکہزار انچاس ہجری کو مطابق بیسوین
اردی بہشت سنہ ۱۲ یا نو ایکسو ملک شاہی کو بطالع دلو اس قلعہ کی بنیاد پڑی اور وہ زائچہ یہ ہے

بنائے قلعہ شاہجہان آباد بعد از مرور پنج ساعت دوازدہ دقیقہ از شب جمعہ نہم محرم سنہ ۱۰۴۹ ہجری
مطابق بست و چہارم اردی بہشت سنہ ۱۲ ملک شاہی



الغرض جب اس قلعہ کی بنیاد پڑی اور بنا شروع ہوا تو حضرت بادشاہ جہان پناہ کی طرف سے نہایت
تاکید ہوئی کہ جسقدر جلد ہو سکے اس قلعہ کو پورا کرو اور اس طلسم کو کہ رشک فردوس برین ہوگا انجام کو
پہنچاو چنانچہ تمام قلمرو سلطانی سے بڑے بڑے کاریگر سنگ تراش اور معمار بلائے گئے اور طرح طرح کے

ہنرمند کار اور پرچین ساز حاضر ہوئے اور بہزار دل وجان اس قلعہ بنانے مین مصروف ہوے پہلے پہل اس
قلعہ کا اہتمام عزت خان کو سپرد ہوا اور اُسنے پندرھوین جمادی الاول ۱۰۴۹ سنہ ہجری تک تاریخ بنانے سے پانچ مہینے
دو دن اس قلعہ کی بنیادین کھدوانے اور مصالح جمع کرنے مین ہمت مصروف کی کہ اُسکے اہتمام سے قلعہ کی
تمام نیو دُھد گئی اور کچھہ مصالحہ بھی جمع ہوگیا اور بعضی بعضی جگہہ سے بنیاد بھی اُٹھہ آئی جبکہ عزت خان
ٹھٹھہ کی صوبہ داری پر مامور ہوا اُس قلعہ کا اہتمام الہ وردے خان صوبہ دار کو سپرد ہوا اور دو برس
ایک مہینہ گیارہ دن الہ وردے خان کے اہتمام مین یہ قلعہ بنا اور ہر طرف سے بارہ بارہ گز اونچا ہوگیا تھا
بعد اسکے یہ کام مکرمت خان کے سپرد ہوا اور مکرمت خان کے اہتمام اور سعی سے سال بستم جلوس
شاہجہان مین یہ قلعہ بنکر طیار ہوگیا اس زمانہ مین شاہجہان بادشاہ کابل مین رونق افروز تھے اور
وہان کی سیر و سیاحت کرتے تھے کہ مکرمت خان نے اپنی عرضی بھیجی اور لکھا کہ دولتخانہ بادشاہی اور
ایوان حضرت ظل الٰہی بنکر تیار ہوگیا اور دیوان خاص و عام و حمام و محل دلکشا سے مرتب اب قدم رنجہ
فرمایئے اور اس قلعہ بہشت کو اپنی برکت قدوم میمنت لزوم سے رشک فردوس برین کیجیے بادشاہ
کہ خود ایک دل بلکہ ہزار دل سے اُسکے دیکھنے کے مشتاق تھے بفور پہونچنے اس عرضی کے حکم کوچ کا دیا اور سال
بست و یکم جلوس والا مین مطابق چوبیسوین ربیع الاول ۱۰۵۸ سنہ ہجری مین اس قلعہ معلی مین داخل ہوے
اُس رنگی باغ اور دلچسپی مکانات سے ہر ایک کو عالم حیرت تھا اور نہر کے بہنے اور فوارون کے چھٹنے
سے اور ہی عالم دکھائی دیتا تھا اور بیشک جنت کے ہونے پر یقین ہوتا تھا اس قلعہ کی وسعت
اکبرآباد کے قلعہ سے دوگنی ہی یہ قلعہ آٹھ برس کے عرصہ مین باوصف اسقدر سعی اہتمام کے بنا ہی
کہتے ہین کہ پچاس لاکھ روپیہ اس قلعہ کی عمارت مین اور پچاس لاکھ قلعہ کے اندر کے مکانون کی عمارت
مین خرچ ہوا ہی اور یہ قلعہ مشتمل ہی چار دروازون اور دو کھڑکیون اور اکیس برجون پر جن برجون
مین سے سات برج مدور اور چودہ مثمن ہین اور چار دیواری کا محیط کہ مثمن بغدادی ہی ہزار گز کا طول
اور چھ سو درعہ کا عرض اور پچیس گز کا ارتفاع کنگرہ سے خاکریز تک رکھتا ہی اور بنیاد اُسکی گیارہ گز
کی ہی اسکے نیچے کا عرض پندرہ اور اوپر کا دس گز کا ہی اور قلعہ کی زمین چھ لاکھ گز ہی اس
قلعہ کی ضلع شرقی کی بنیاد جو دریاے جون کی طرف واقع ہی پانی کے کنارہ سے
عمارت کی کرسی بارہ گز کی ہی ازبسکہ دریاے جون اس قلعہ کے ضلع شرقی سے

متصل ہی خندق پچیس گز کی چوڑی اور دس گز کی عمیق اور اس ضلع مین اس قلعہ کے کھود کر نہر کا پانی اُسمین ڈالا
اور وہ پانی دو طرف دریا سے جمن مین جاتا ہی دَور اس خندق کا تین ہزار چھ سو گز کا ہی سب بارہ برج
اوج سے حضیض اور کنگرہ سے خاکریز تک سنگ سرخ سے بنے ہوئے ہین اور سب عمارتین دولتخانہ کی
مثلاً عمارت برج شمالی اور باغ حیات بخش اور حمام اور شاہ محل مشہور بدیوان خاص اور آرامگاہ مقدس اور
برج طلائی اور امتیاز محل اور وہ عمارت جو قرینہ ہی خوابگاہ اقدس کا اور آرامگاہ محل خاص اور
اور عمارتین محل ملکہ دوران سے متعلق تھین اور وہ برج جو برج شمالی کا قرینہ اور ایک رستہ مین بترتیب واقع ہی
اس ضلع مین ایسی طرح سے بنائے ہین کہ مشرق کی طرف دریا اور مغرب کی طرف سے باغ و بساتین دلکشا ہین اور
ایک نہر سے بہ نہر بہشت چار گز کے عرض کی شمال کی طرف سے آکر ان عمارات کے بیچ سے گذر کر جنوب کی طرف
جاتی ہی جب حال جسکی اشتمال اس قلعہ آسمان پایہ کا بر سبیل اجمال ناظرین کتاب پر واضح ہوا اب خیال بلند [illegible]
مین ہی کہ اس جائے کی بعض عمارت نامی مشہور کا حال بتلاش و تفصیل سوائے عالم مثال اور شہر بند خیال کے روئے
زمین پر نہین پایا جاتا اِس کتاب مین لکھون تاکہ دیکھنے والون کو زیادہ لطف و کیفیت حاصل ہووے

دروازہ جنوبی قلعہ معلیٰ

یہ ایک دروازہ ہی رفیع الشان بلند بنیان کہ جسکی رفعت کے آگے آسمان پستی خاک سے کمتر اور جسکی اوج سما
سموح کے سامنے اوج ثابت و سیار حضیض زمین سے پست تر یہ دروازہ سر سے پاؤن تک سنگ سرخ کا بنا ہوا
اور جا بجا مقامات مناسب پر سنگ مرمر کی پچی کاری کی ہوئی ہی لہذا اس دروازہ کے گنبد آسمان سے بھی
فوقیت لیجاتے ہین اور طاق اسکی کہکشان سے بھی خوشتر دکھائی دیتے ہین اس دروازہ کو قلعہ کا دہلی دروازہ
بھی کہتے ہین اسواسطے کہ پرانی دلی کی طرف واقع ہی اور اکبری دروازہ بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ اکبرآباد کا
بھی اسی طرف سے رستہ ہی اور ہتھیا پول بھی کہتے ہین اسواسطے کہ سابق مین اس دروازہ کے آگے پتھر کے
دو ہاتی کہ کلانی اور کوہ مثالی مین سچ مچ کے ہاتیون کے برابر بنے ہوئے تھے اور اسی سبب سے ہتیا پول
کہتے تھے کہ ہندی محاورہ مین پول دروازہ کے معنون مین ہی یعنے دروازہ فیلان مگر عہد سلطنت محی الدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر تک رہے یہ دونون ہاتی توڑے گئے اور اُس بادشاہ دین پناہ نے اسطرح کی تصویرون
دروازون پر بنانے کو رسم ہنود اور خلاف طریقہ اسلام سمجھکر توڑوا ڈالا اس دروازہ کے سامنے کچھ
اوٹ نہ تھی اور شہر کے آگے دلی دروازہ مین سے نظر ہوکر دور تک جنگل مین چلے جاتے تھے حضرت

عالمگیر نے اس بات کو بھی نامناسب جانا اور اس دروازہ کے آگے ایک اور چوک بناکر اسکا دروازہ دوسرے ضلع میں یعنے جانب غرب رکھا کہ اس سبب سے اس دروازہ کی اوٹ ہوگئی اور اس موہرے کا نام گھونگس اور یہ اس زمانہ میں بنا ہے جب کہ حضرت عالمگیر نے بعضی مصلحتوں کے سبب اپنے والد ماجد شہاب الدین محمد شاہجہان کو کنج عبادت میں بٹھایا اور کار سلطنت اپنے ذمہ لیا مشہور ہے کہ جب شاہجہان نے یہ بات سنی تو عالمگیر کو لکھا کہ اے فرزند ارجمند تمنے قلعہ کو دولہن بنایا اور اسکا گھونگٹ نکالا اس قلعہ کے گرد خندق ہے کہ اسکا حال ہم اوپر بیان کرچکے ہیں اس دروازہ کے آگے بھی خندق تھی اور اسپر تختہ لگا ہوا تھا کہ جب چاہتے تھے تختہ اٹھا لیتے تھے اور بسبب خندق اور پانی کے قلعہ کا رستہ نہیں رہتا تھا لیکن حضرت عرش آرامگاہ محمد اکبر شاہ ثانی کے وقت میں سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف سے اس دروازہ کے آگے پل بن گیا ہے اسپر یہ کتبہ سنگ مرمر میں لگا دیا ہے۔

سنہ جلوس والا ۲۶ سنہ ۱۲۴۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۱ء در عہد شاہ جم جاہ محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی صاحب قران ثانی باہتمام دلاور الدولہ رابرٹ اسمتھ صاحب بہادر دلیر جنگ پل فیض منزل تعمیر یافت

اس دروازہ سے اندر آکر جلو خانہ کا چوک ہے دو سو گز کے طول اور ایک سو چالیس گز کے عرض سے اور تین طرف دروازے اور ایک طرف نقار خانہ جنوبی میں تو یہی دروازہ ہے اور شمالی دروازہ میں سے اصطبل خاص میں ہوکر نورگڈھ کی طرف رستہ جاتا ہے اس چوک میں ایک حوض ہے اور سرتاسر ایک نہر چار گز کے عرض سے بہتی ہے جنوب کی طرف جاکر خندق میں پڑتی ہے۔

چھتہ لاہوری دروازہ

جانب غرب اس چوک کے لاہوری دروازہ کا چھتہ ہے یہ چھتہ بھی عجائب روزگار سے ہے اسکے صانع نے عجب عجب طرحکے طلسمات اور انواع انواع عجائبات بنائے ہیں یعنے اسکا لداو ایسا مرتفع ہے کہ سقف فلک کے مانند دکھائی دیتا ہے اور اس لداو میں عجب عجب طرح کے لہریے اور موڑ توڑ بنائے ہیں کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتے ہیں اس بلندی اور ارتفاع پر طولانی بھی بہت ہے اور اس چھتہ کے دونوں طرف مکانات دلکشا اور اوج افزا اور فرحت افزا بنے ہوئے ہیں اور سرتاسر دو منزلے مکان ہیں اور بیچ میں ایک چوک بنایا ہے اور اسکی چھت روشنی کے لیے نہیں پاٹی اس چھتہ کو شاہجہان کے وقت میں بازار مسقف کہا کرتے تھے اس

چھتہ کے آگے لاہوری دروازہ ہے

لاہوری دروازہ قلعہ معلی نمبر ۱

یہ دروازہ فلک مثال اور کوہ تمثال بلندی اور رفعت میں اپنا نظیر اور زینت اور زیب میں سازی میں اپنا عدیل نہیں رکھتا جسطرح کہ دلی دروازہ قلعہ معلی کا بنا ہوا ہے اسیطرح کا یہ دروازہ بھی ہے اور اسیطرح حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے اس دروازہ کے آگے بھی گھونگس بنا دیا ہے اسواسطے کہ اس دروازہ میں سے بلکہ دیوان عام سے تمام چاندنی چوک اور فتحپوری تک نظر جاتی تھی امراے بادشاہی کو فتحپوری کی مسجد کے پاس سے اوترنا پڑتا تھا اور پیادہ دربار میں آنا ہوتا تھا اسکے آگے بھی خندق تھی اور تختہ لگا ہوا تھا حضرت اکبر بادشاہ ثانی کے وقت میں تختے کے آگے بھی پل بنا دیا اور اوپر بھی بعینہ وہی کتبہ لگا ہوا ہے جو دلی دروازہ کے پل پر ہے یہ دروازہ صاحب قلعہ دار کے تصرف میں ہے اور صاحب ممدوح اسپر تشریف رکھتے ہیں اور چونکہ یہ دونوں دروازے صورت و شکل میں ایک سے ہیں اسواسطے ہم اس مقام پر دلی دروازہ کا نقشہ لکھتے ہیں

نقار خانہ نمبر ۲

اس چوک کے غربی ضلع میں بہت بڑا دروازہ ہے کہ آسمان سے باتیں کرتا ہے اور اس دروازہ میں سے دیوان عام میں جانیکا رستہ ہے اور اس دروازہ پر دالان دلکشا و مکانات فرحت بخش بنے ہوے ہیں ان مکانوں میں نقار خانہ بادشاہی ہے اور دن رات اپنے معمول پر نوبت بجتی ہے کہ اسکی آواز سے غم و ملال دنیا میں نام نہیں رہتا اور عالم عالم فرحت و شادمانی کا حشر ہوتا ہے ہر درو دیوار وحوش و طیور چرند و پرند وانس و جن اسکی آواز سے مست ہوتے ہیں اور عالم عالم شادمانی کا حاصل کرتے ہیں اور نقارہ شاہی کی صلاے عام ہے ہوا خواہان جانثار کو اور دلیری اور بہادری کا سبب ہے بہادران دشمن شکار کو اور بھی آوازہ فتح دشمنوں کی جان کو وبال ہے کہ ہیبت سے انکا پتا پانی ہوتا ہے اور اسکی دہشت سے انکا جی نکلتا ہے یہ عمارت تمام سنگ سرخ کی ہے بیچ میں دروازہ کلاں ہے اور ادھر ادھر دو دو منزلے دو حجرے ہیں کہ انکے آگے بھی محرابیں بنادی ہیں اور انکی ادھر ادھر سیڑھیاں اوپر جانے کو بنی ہوئی ہیں اسکے اوپر بیچ میں دالان ہے کہ ادھر ادھر دونوں طرف اسکے در نمودار ہیں اس دالان میں نوبت کا کارخانہ ہے اور نوبت شاہی بجتی ہے اور اسی سبب سے نقار خانہ کہلاتا ہے اسکے اوپر چاروں کونوں پر چار برجیاں ہیں بہت خوشنما کہ انکے سبب سے عجب رونق اس مکان کو حاصل ہو گئی ہے چنانچہ ہم اب اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہیں۔

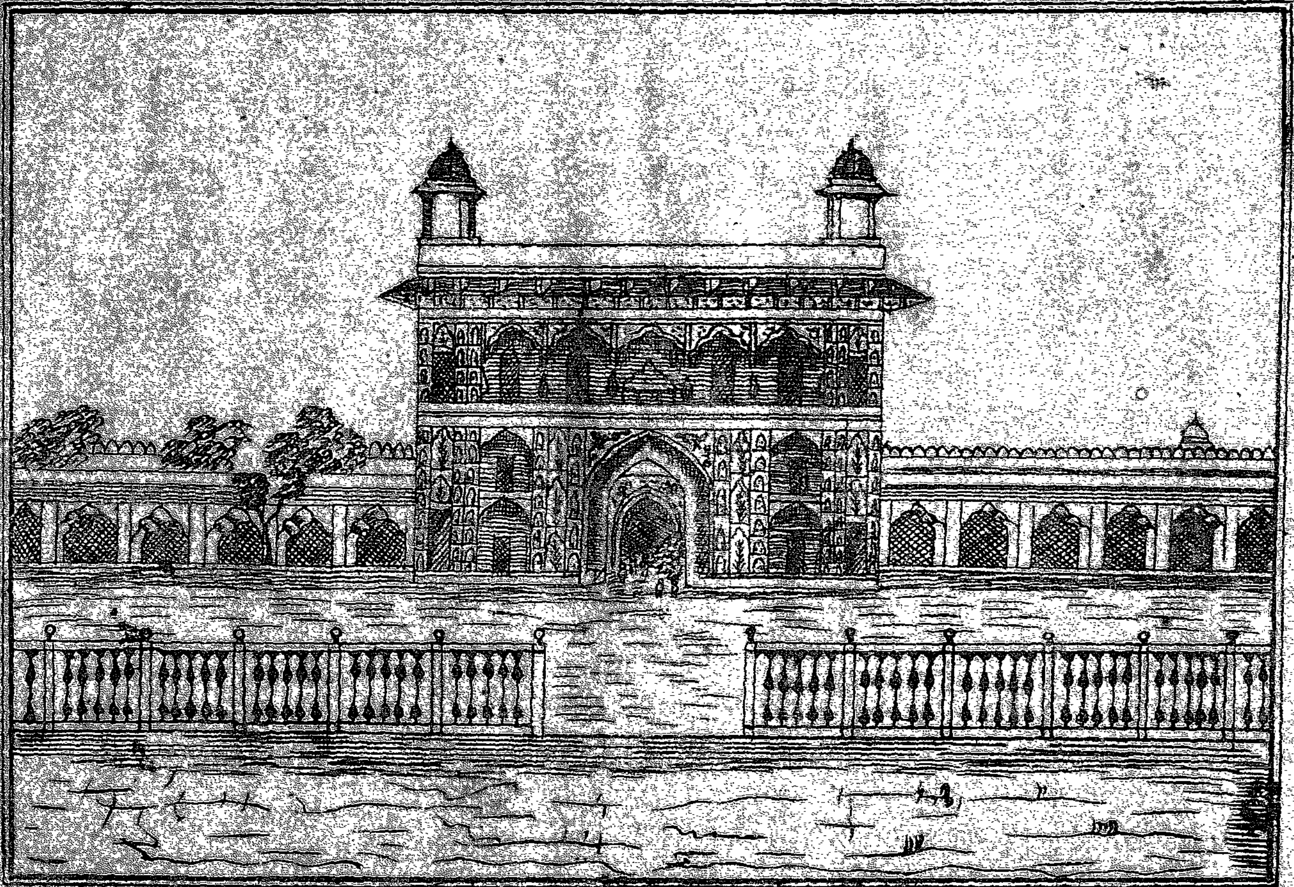
دیوان عام

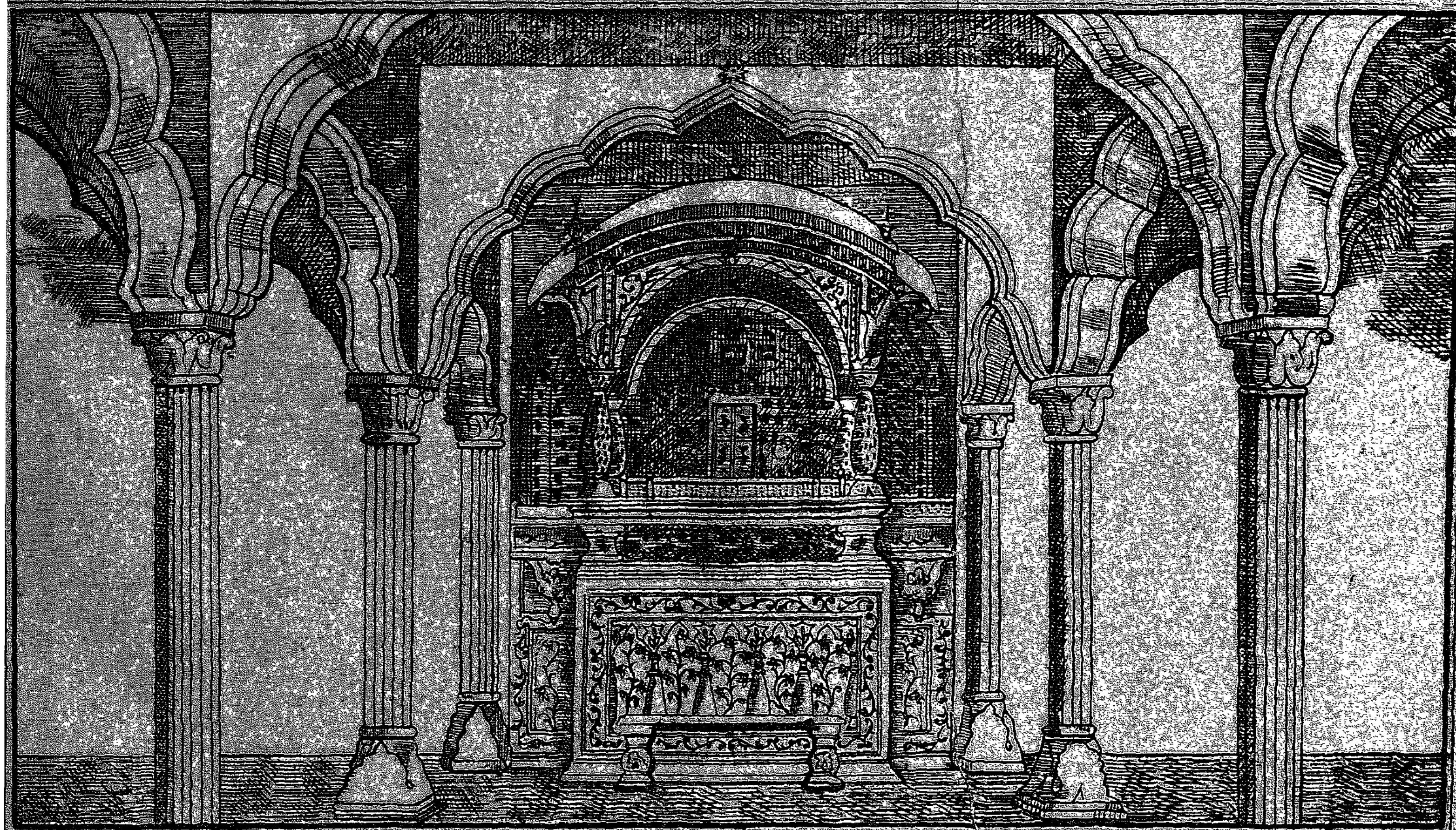
نقار خانہ کے آگے ایک بڑا چوک ہی اور اسمین دیوان عام بنا ہوا ہی یہ مکان بھی عجیب و غریب ہی اور جب
کبھی دربار عام ہوا کرتا تھا تو بادشاہ اس مقام مین دربار فرمایا کرتے تھے اس مکان مین جانب شرق نو در کا
نو دالان بنا ہوا ہی کہ سب در اسکے ملکر ستائیس ہوے اور ہر ہر دالان کے بغل مین ایک ایک در ہی کہ تین در
ایک طرف سے اور تین در ایک طرف کے چھ در یہ ہوئے اس دالان عظیم الشان کا طول ۶۷ گز کا اور عرض
چوبیس گز کا ہی ہر ہر درچہ مین ستون لگائے ہین اور اسپر محرابین نہایت خوبصورت بنائی ہین اگرچہ یہ سارا دالان
معہ چھت کے سنگ سرخ کا بنا ہوا ہی لیکن اسپر بہت خوب سفیدی کر کے تمام سونیکا کام کیا تھا اور سنگ مرمر سا ملائم
بنا دیا تھا اور باہر کے درونمین سنگ مرمر کا کٹہرا لگا ہوا ہی اور اسپر سنہری قبہ اور کلسیان بنی ہوئی تھین کہ اب ان
کلسیونکا نام نہین رہا مگر سنگ مرمر کا کٹہرا الٹا پھوٹا باقی ہی یہ دالان ایک چبوترہ پر واقع ہی کہ اس چبوترہ کا طول ۱۴۴
چار گز کا اور عرض اسکا ایک سو ساٹھ گز کا ہی اور اسکے گرد سنگ سرخ کا قد آدم کٹہرا لگا ہوا ہی اور اسپر سنہری کلسیان
تھین کہ اب نہین رہی ہین یہ کٹہرا بالکل مسمار ہو گیا تھا اور نام و نشان تک بھی نہین رہا تھا سنہ احد جلوس بادشاہ
دین پناہ سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ مین یہ کٹہرا از سر نو مرتب ہوا اور اس کٹہرہ کے آگے
بہت وسیع صحن ہی کہ وسعت جہان بھی اسکے آگے تنگ معلوم ہوتی ہی طول اس صحن کا دو سو چار گز کا اور عرض ساٹھ گز
کا ہی اور اس صحن کے گرداگرد ایوان ہاے دلکشا اور نشیمن ہاے روح افزا بنے ہوئے ہین اسکی جانب جنوب کو ایک
دروازہ ہی کہ اس طرف سے محلات شاہی اور اور مکانات کو رستہ جاتا ہی اور جانب شمال بھی ایک دروازہ ہی کہ اس
سے خانسامانی اور باغات کی طرف رستہ نکلتا ہی اور جانب غرب جو دروازہ ہی اسپر نقار خانہ ہی کہ ہم اسکا حال بیان کر چکے

نشیمن ظل الٰہی نمبر ۲

ان دالانون مین بادر کے دالان کے بیچ مین ایک نشیمن سلطانی بنی ہوئی ہی کہ اسکو تخت شاہی اور اورنگ ظل الٰہی
کہتے ہین یہ نشیمن عجیب عمارت ہی کہ چشم فلک نے بھی ایسی لطیف و نفیس عمارت نہ دیکھی ہوگی یہ نشیمن کرسی دار بنا ہوا ہی
سا سنگ مرمر کا بنگلہ کے طور چار گز مربع ہین اور اسپر چار ستون کہ حقیقت مین اوتاد آسمان مین بنائے ہین اور
اسپر بنگلہ سنگ مرمر کا بنا ہی اور اسکے پیچھے ایک پیش طاق ہی سات گز کا لمبا اور ڈھائی گز کا چوڑا تمام سنگ مرمر کا
اور اس نشیمن اور پیش طاق مین طرح طرح کے رنگین اور بیش قیمت پتھر لگا کے ہین اور منبت کاری اور پچی
سازی سے طرح طرح کے بیل بوٹے تراشے ہین کہ چشم فلک اسکے دیکھنے سے حیران اور عقل آسمان سیر

نقشہ نقار خانہ

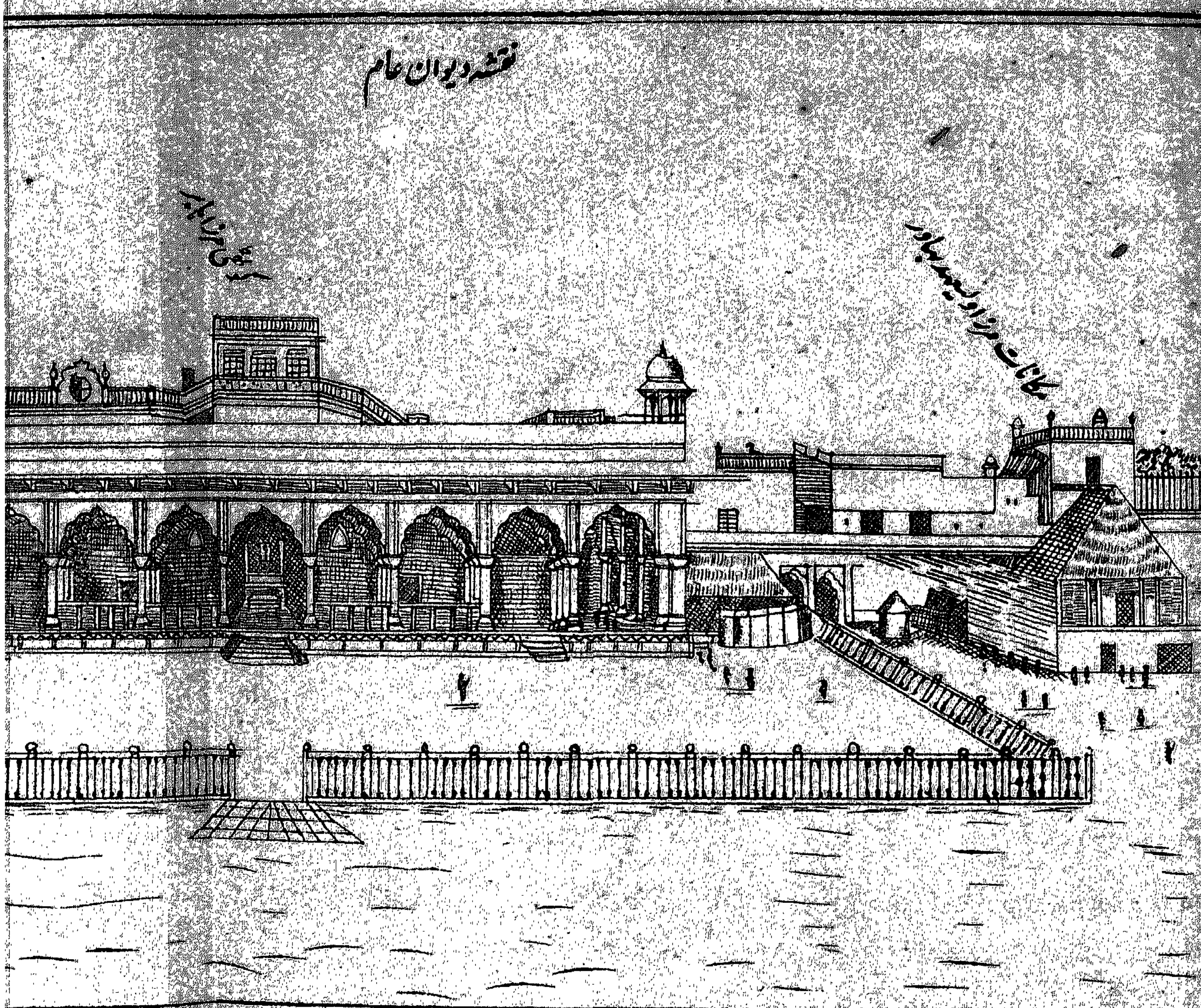




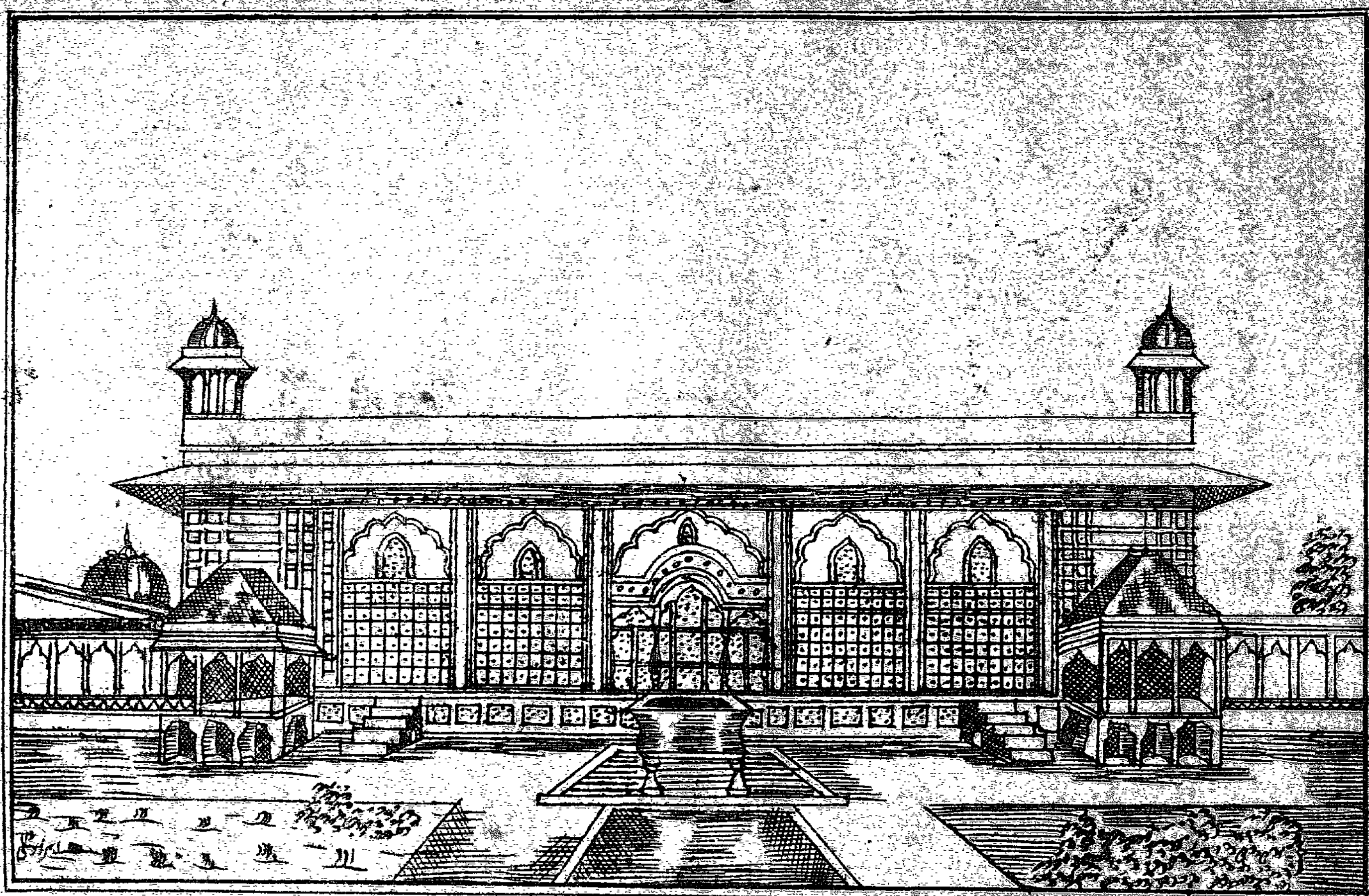
ROYAL MARBLE THRONE IN THE HALL OF PUBLIC AUDIENCE DELHI PALACE

نقشہ نشیمن ظل الٰہی یا تخت سنگین واقعہ دیوان عام

نقشہ نمبر ۲ متعلقہ صفحہ ۹ اسباب ۲



نقشہ رنگ محل کا باہر سے



نقشہ نمبر ۷ متعلقہ صفحہ ۱۰ سطر ۲

اسکی صنعت پر سرگردان ہی اور پیش طاق مین بھی طرح طرح کے رنگین پتھر لگائے ہین اور عجیب عجیب جانورون کی صورتین
اسپر بنائی ہین اس پیش طاق کے پیچھے مکان ہی اور اسمین دروازے لگے ہوئے ہین جب کبھی دربار عام ہوتا
بادشاہ اسطرف سے تشریف لاتے اور اس تخت سنگین دلنشین پر رونق افروز ہوتے اور تمام امرا اور وکلا بادشاہی
ہاتھ باندھ کر تخت کے آگے حاضر رہتے اس تخت کی کرسی آدمی کے سر سے بھی بہت اونچی ہی اسواسطے اس تخت کے
آگے سنگ مرمر کی بہت خوبصورت ایک چوکی رکھی اور اسمین بھی طرح طرح کی پچین سازی کی ہی جب کبھی کسی مقرب
خاص کو کچھ عرض کرنا ہوتا تو اجازت حاصل کرکے اسپر قدم رکھتا اور پایہ تخت کو بوسہ دیکر اور آداب بجا لاکر کچھ عرض کرتا
اور سنگ مرمر اور سنگ سرخ کے کٹہرے کے پاس جمیع امرا و افسران فوج اپنے اپنے درجہ کے موافق ہاتھ باندھے کھڑے
رہتے تھے مدت ہوئی کہ اس جگہ دربار نہین ہوتا اور یہ مکان جسمین بڑے بڑے بادشاہون کے وکیلون کو قدم
رکھنا نصیب نہین ہوتا تھا ویران پڑا ہوا ہی اور بادشاہی سپاہی دن رات پڑے رہتے ہین اب ہم اس مقام پر
اس مکان عالیشان کا نقشہ کھینچتے ہین۔

امتیاز محل معروف بہ رنگ محل نمبر ۴

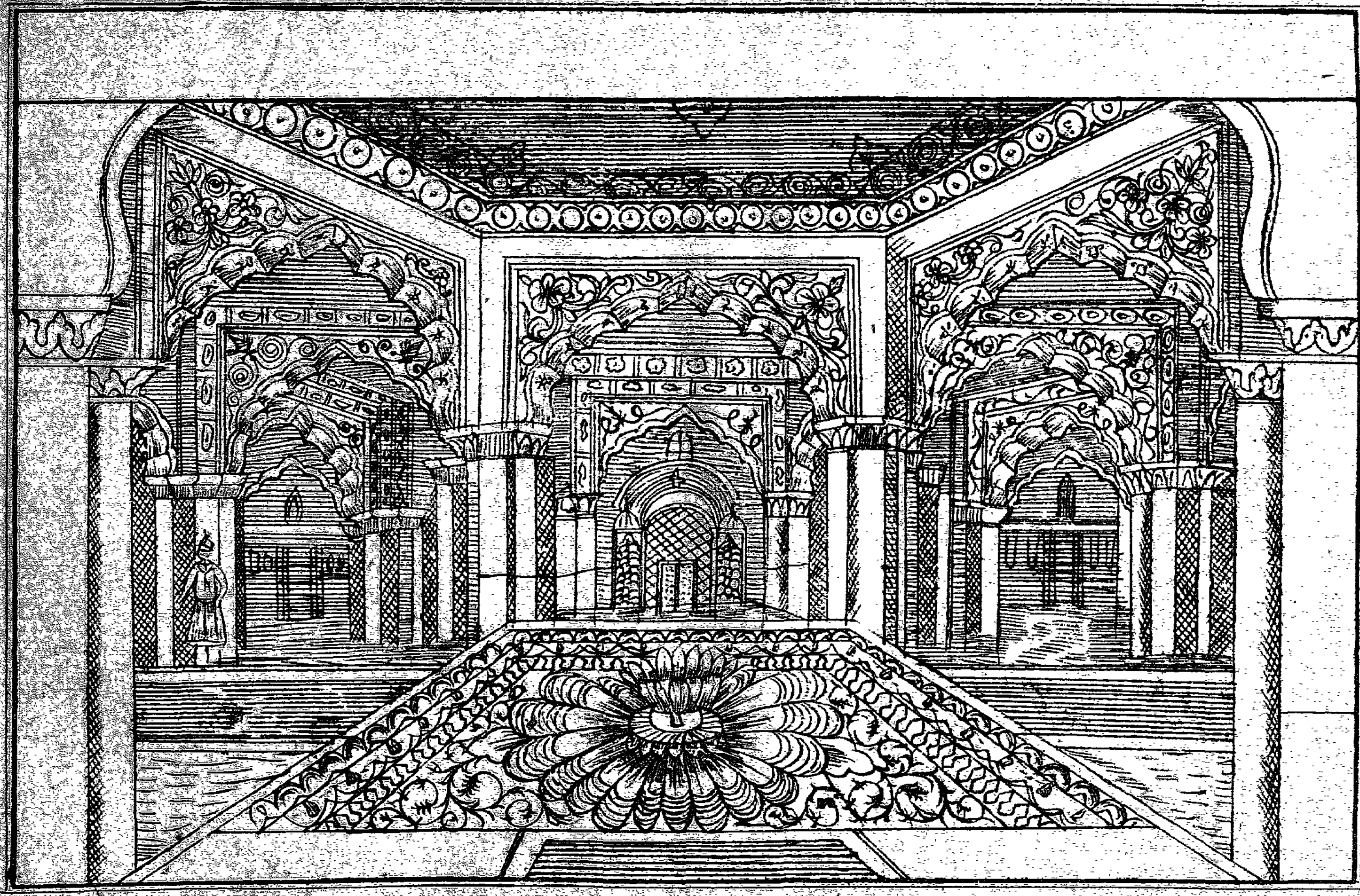
یہ محل دیوان عام کی پشت پر واقع ہی اور اتنا بڑا اور کوئی محل نہین صحن اسکا نہایت وسیع تھا کہ اسمین نہرین
جاری تھین فوارے چھوٹتے تھے باغ لگا ہوا تھا اب سب برباد ہو گیا اور اس صحن دلکشا مین سپاہیون کے مکان بن گئے
ہین اگلے زمانہ مین اس محل کے صحن مین ایک حوض تھا پچاس گز سے اڑتالیس گز مین اور پانچ فوارے اسمین چھوٹتے
تھے اور ایک نہر تھی کہ اسمین پچیس فوارہ لگے ہوئے تھے اور باغچہ تھا ایکسو ساٹھ گز کا لمبا اور ایکسو پندرہ گز کا چوڑا
اور اسکے گرد سنگ سرخ کا کٹہرا لگا ہوا تھا اور اسپر دو ہزار سنہری کلسیان لگی ہوئی تھین اور تین طرف اس صحن کے
ستر گز کے عرض سے مکان دلکشا اور راوٹیان نہایت دلربا بنے ہوئے تھے اور جانب غرب مین شرف بدریا اور
پایان باغ یہ عمارت ہی امتیاز محل کی کہ جسکی تعریف لکھنی طاقت بشری سے باہر ہی۔ چہرہ اسکا باہر سے یون ہی کہ کرسی
دیکر ایک چبوترہ بنایا ہی اور اسکے نیچے دو تہ خانے ہین بہت خوب اور اس چبوترہ پر گیارہ در کا دالان
بنایا ہی ستاون گز کا لمبا اور چھبیس گز چوڑا بیچ کے در کے آگے صحن کیطرف ایک حوض ہی سنگ مرمر کا بہت بڑا ایک
پتھر کا اور اسکے اسمین ڈیڑھ گز کی اونچائی سے تین گز کی چوڑی چادر پڑتی ہی اور اسمین سے ابل کر نیچے کے حوض
مین آتی ہی اور وہان سے نہر مین بہتی اور صحن کے حوض مین جاکر باغچہ کی ہر ہر روش اور کیاری مین بہتی تھی مکار
اسکی تمام سنگ مرمر کی تھی اور وہ تختہ تختہ مرصع ہین اور منقش بنائی ہین اور وہ بہشت کی ہی کہ آدمی کی عقل دیکھکر حیران

ہوتی ہے اور اُسکی چھت کے چارون کونون پر چار چھتریان بنائی ہین کہ اُس سے رفعت و شان اس عمارت
کی المضاعف ہوگئی ہے اس محل کے کونون پر چار بنگلے سنگین بنے ہوے تھے تاکہ گرمیون مین خس کی ٹٹیان لگا کر
خس خانہ بنایا جاوے غور کرو کہ جب اس محل مین یہ سب نہرین جاری ہونگی اور فوارہ چھوٹتے ہونگے اور
خس خانہ تیار ہوگا اور ٹٹیون پر پانی چھڑکا جاتا ہوگا اور ہر ایک چل سے پانی کی بوندین ٹپکتی ہونگی اور دُرِ شہوار
با آب ٹپکتے ہونگے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہوگی تو کیا عالم ہوگا حقیقت مین بہشت برین کا ایک ٹکڑا ہے کہ اُسکی
خوبیون کا بیان نہین ہوسکتا یہ حال تو اُسکے صحن اور صرف رو کار کا تھا اندر سے اس محل مین اس سے سوا
عجائبات ہین کہ اب ہم اس مقام پر اُسکی رو کار کا نقشہ لکھکر اندر کا حال بیان کرتے ہین

حال امتیاز محل کا اندر سے نمبرہ

اس محل عالی کا کیا حال بیان کرون کہ کہنے کی طاقت نہین پاتا کیفیت کیونکر بیان کیجاوے اور حال کو قال مین
کیونکر ادا کیا جاوے بہرحال جیسا ہوسکتا ہے لکھتا ہون کہ اسکے بنانے والے نے اس عمارت مین عجب عجب طرحکی کارسازیان
اور نیرنگیان کی ہین ایک طلسمات کا عالم ہے کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہے جسطرح کہ اسکی رو کار مین پانچ در محراب دار
بنائے ہین اسیطرح اسکے اندر بھی محراب دار در ہین کہ ہر ہر محراب پر ہزار ہزار ابروے دلربایان قربان
ہین اور اسکے ہر ہر مرغول پر لاکھ لاکھ طرۂ مرغولہ دار معشوقان نثار ان درون اور محرابون کے بنانے سے جو بیچ
مین ایک چوکھنڈی سی واقع ہوگئی ہے اسمین ایک حوض ہے کہ اسکی خوبی بیان نہین ہوسکتی اُس حوض کو سنگ مرمر
اسطرح بنایا ہے کہ ایک کھلا ہوا پھول معلوم ہوتا ہے اسکی پنکھڑیان ایسی خوبصورت ہین کہ چمن چمن گل یاسمین و نسترن
نثار کیے جاوین تو بجا ہے اور پھر اسمین احجار رنگین بیش قیمت سے وہ منبت کاری اور پر چین سازی اور پچی کاری
کی ہے اور وہ گل بوٹے بیل پتے بنائے ہین کہ جسکا کچھ بیان نہین نگارخانہ چین ہے کہ تماشائیون کی آنکھ جلوہ گاہ ہے
اگرچہ یہ حوض ساڑھے سات گرہ مربع ہے لیکن عمق اس حوض کا بہت کم ہے بعینہ مثل کف دست دلبران دلربا معلوم ہوتا ہے
اور اسمین خوبی یہ ہے کہ جسوقت پانی بھرتا ہے اور لہراتا ہے تمام بیل بوٹے اس حوض کے ہلتے دکھائی دیتے ہین اور
معلوم ہوتا ہے کہ ایک باغ ہے اور اسمین ہزارون طرحکے گلہاے رنگا رنگ کھلے ہوئے ہین اور نسیم بہاری سے
لہراتے ہین اور کیفیت خلد برین یاد دلاتے ہین اس حوض مین ایک کانسہ ہے سنگ مرمر کا کمل کی نما ہوا اور اسمین بھی
طرح منبت کاری اور پر چین سازی کی ہوئی ہے وہ کانسہ اگرچہ فی نفسہ ایک گل ہے کہ ہزار پھول اُسپر سے نثار کیے
جاوین اُسپر اسکی ہر ایک مرغول اور مرغول پر رنگین پتھرون سے گل بوٹے اور بیل پتے بنائے ہین کہ پھول مین

نقشہ رنگ محل کا اندر سے



نقشہ نمبر ۵ متعلق صفحہ ۱ باب ۳

بیل اور بیل مین سے پھول نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین اُس پیالہ مین ایک سوراخ ہی اور ایک نہر پوشیدہ تلے تلے آئی ہی اور اُس پیالہ مین سے اُبلی ہی پیالہ کی لبون پر سے پانی کا گرنا اور اُس حباب آب مین سے گل بوٹونکا لہراتا ہوا دکھائی دینا ایک عالم طلسمات معلوم ہوتا ہی نہر بہشت جو موتی محل اور دیوان خاص مین سے ہوتی آئی ہی اس محل کے بیچون بیچ مین سے گذری ہی اور جانب جنوب بہتی ہوئی چلی گئی ہی اور ایک اور نہر اس محل مین اس حوض سے جانب شرق و غرب بہتی ہی اور جانب شرق اُس حوض مین جو صحن کیطرف روکار کے سامنے رکھا ہوا ہی چادر ہو کر گرتی ہی ہر ایک نہر مین منبت کاری اور پرچین سازی اور پچی کاری کا وہی حال ہی جو پہلے حوض کی نسبت بیان کیا یہ محل تمام اجارہ تک اور اُسکے ستون کہ پایہ نما ہین اور محرابین سب کی سب سنگ مرمر کی ہین اور اسمین پچی کاری کی ہوئی ہی کہ سنگ مرمر اُسکا ہزار درجہ بیاض گردن جانان سے بہتر اور عقیق اُسکا کہو درجہ لب لعل مہ جبینان سے خوشتر ہی اور علاوہ اسکے ہر ایک در و دیوار پر سونا لپا ہوا ہی اور سونیکے کام سے گل بوٹے بنے ہوئے ہین کہتے ہین کہ اس محل کی چھت نری چاندی کی بنی ہوئی تھی فرخ سیر کے وقت مین کسی ضرورت کے سبب وہ چھت اُکھاڑی گئی اور اُسکے بدلے تانبے کی چھت چڑھادی لیکن قریب پینتیس ۳۵ برس کے عرصہ ہوا کہ حضرت عرش آرامگاہ معین الدین محمد اکبر شاہ کے وقت مین اس تانبے کی چھت کو بھی اُکھاڑ لیا اور اُسکے بدلے کاٹ کی چھت لگائی ہی کہ وہ بھی اب بوسیدہ ہوگئی ہی کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام اسکے پہلو مین حجرے بنے ہوے ہین اور اسکے بعد جانب جنوب ایک مکان ہی کہ وہ چھوٹی بیٹھک کر کے مشہور ہی اب اس مقام پر اس محل کے اندر کا نقشہ لکھکر اُسکا حال لکھین گے

چھوٹی بیٹھک

یہ عمارت جانب جنوب امتیاز محل کے واقع ہی اور حقیقت مین قرینہ ہی خوابگاہ اعلیٰ کا جو بڑی بیٹھک کر کے مشہور ہی اگرچہ یہ عمارت بھی بہت نفیس و لطیف اور نہایت خوشنما ہی لیکن مرزا جہانگیر بہادر مرحوم نے اسمین تصرفات جدید کیے تھے کہ قطع قدیم شاہجہانی نہین رہی اسواسطے اسکے نقشہ لکھنے کی ضرورت معلوم نہوئی-

جھروکہ

جھروکہ عبارت ہی ایک مکان سے کہ اسمین کھڑکیان جانب ریتی دریا ہین اور جو کچھ تماشا غیرہ حضور کو دیکھنا ہوتا ہی اسمین بیٹھ کر دیکھتے ہین اگرچہ غرض واضع کی یہ نہین تھی اسواسطے کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے وقت مین جھروکہ وضع ہوے ہین اور اُنکا نام درشنی تھا اور بعضے لوگ کہ

وہ سب ہندو تھے بندگان خاص اکبری کہلاتے تھے اُنکا یہ قاعدہ تھا کہ جب تک بادشاہ کی صورت نہ دیکھ لیتے تھے اور بادشاہ کی ڈنڈوت نکر لیتے تھے بات تک نکرتے تھے اسواسطے بادشاہ ہر روز صبح کے وقت درشنی مین جاکر جلوہ افروز ہوتے تھے اور اُن بندگان خاص کو اپنا درشن دکھاتے تھے بعد اس سلطنت کے جب یہ طریقہ موقوف ہوا اُسوقت سے انکا نام جھروکہ رکھا گیا اور سیر و تماشاگاہ مقرر ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ شاہجہان تک یہ طریقہ جاری تھا مگر عہد اورنگ زیب عالمگیر مین موقوف ہوا

اسد برج

یہ ایک برج ہی جنوبی قلعہ معلی کا اور قرینہ ہی برج شمالی کا جو شاہ برج کرکے مشہور ہی اور اُسکا حال ہم آگے بیان کرینگے یہ برج ہرناتھ چیلہ کے ہنگامہ مین بسبب صدمہ گولون کے بالکل شکستہ وخراب ہوگیا تھا مگر عہد عدالت مہد حضرت عرش آرامگاہ معین الدین محمد اکبر شاہ مین دوبارہ بنا ہی اور جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا ہی اس برج کو صرف ایک بہت بڑا برج خیال کرنا چاہیے اور اسکا نقشہ اپنے خیال مین کھینچ لینا چاہیے۔

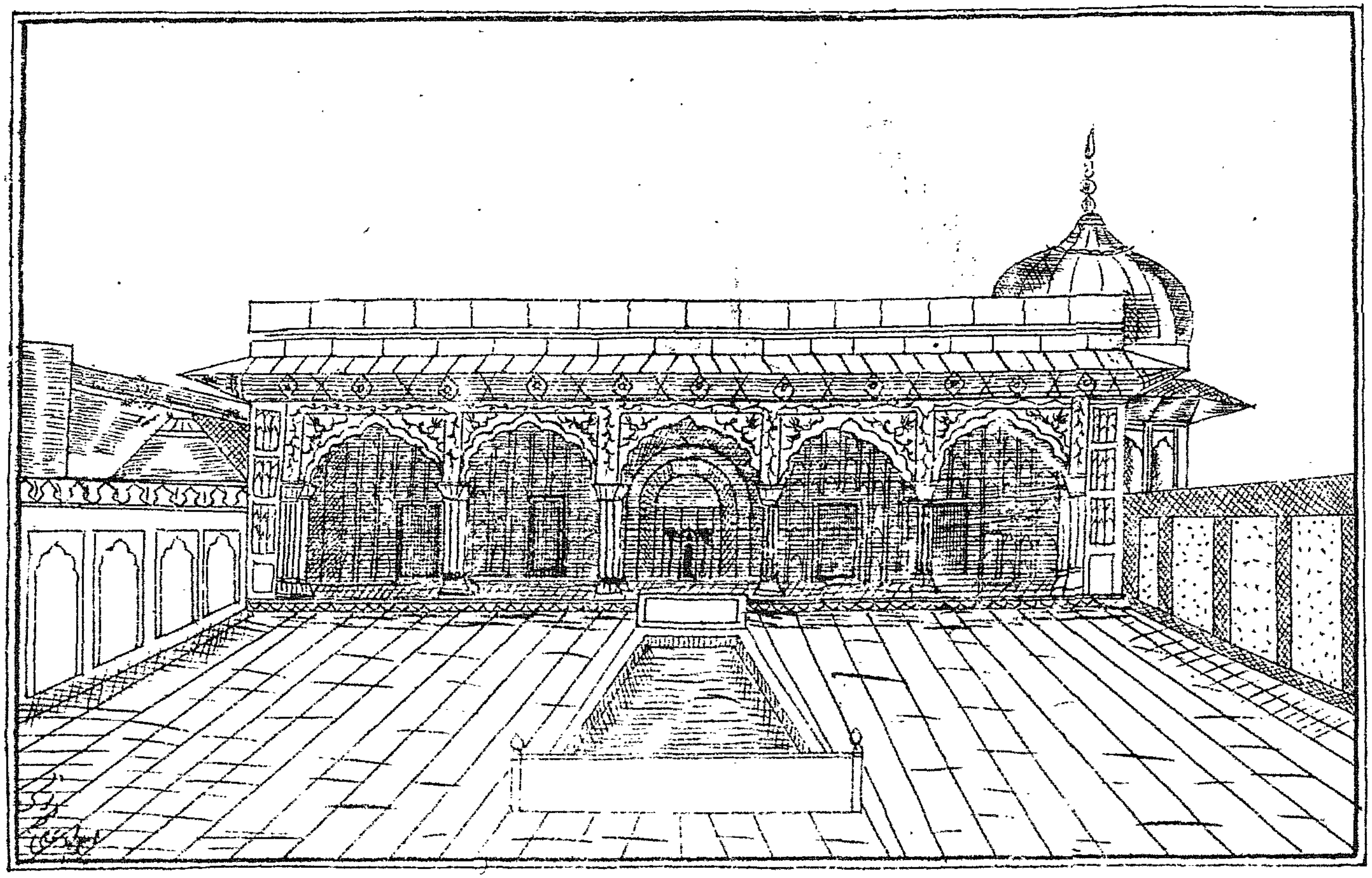
خوابگاہ مشہور بڑی بیٹھک

یہ خوابگاہ اقدس واعلی امتیاز محل کے جانب شمال کو واقع ہی اور یہ ایک عمارت ہی نفیس و لطیف کہ روے زمین اپنا نظیر نہین رکھتی سر سے پانون تک سنگ مرمر کی ہی اور اسمین طرح طرح سے منبت کاری کا کام اور سونے کے بیل بوٹے بنے ہوئے ہین اسکے بیچ مین شہ نشین کیطرح ایک مکان ہی اور اسکے جنوب و شمال کو دو بڑے بڑے دالانو کے سنگ مرمر اور پرچین سازی سے بنے ہین کہ اس شہ نشین کا طول پندرہ گز اور عرض چھ گز کا ہی اور اسکی دو محرابون پر ایک کتابہ کہ سعد اللہ خان نے انشا کیا ہی لکھا ہوا ہی اور گرد اجارہ کے پاس سونے کے پانی سے اشعار لکھے ہوئے ہین کہ ہم اُن سب کو اس مقام پہ نقل کرتے ہین۔

کتبہ محراب جنوبی

سبحان اللہ این چہ منزلہاست رنگین و نشیمن ہاست دلنشین قطعہ بہشت برین چون گویم کہ قدسیان ہمت بلند تماشایش آرزومند اگر ساکنان اطراف واکناف بسان بیت العتیق بطوافش آیند رواست و اگر نظارگیان انفس و آفاق مثل حجر اسود بتقبیل آستان رفیع الشانش شتابند سزا آغاز قلعہ والا کہ از کاخ گردون برترست و رشک سد اسکندر این عمارت دلگشا و باغ حیات بخش کہ دو منازل چون روح در بدن است و شمع در انجمن و نہر اطہر کہ آب صافیش بینا را آئینہ جہان نماست و دانا را از عالم غیب پردہ کشا و آبشارہا کہ ہر یک گوئی سفیدۂ صبحدم ست یا لوحہ اسرار لوح و قلم و فوارہا کہ ہر کدامش پنجہ خورست

نقشہ بیٹھک یعنی خوابگاہ مع مثمن برج



نقشہ متعلقہ صفحہ ۱۲-۱۳

کتبہ محراب شمالی

بمصافحہ اسانیان بائکل بالا کی متلالی است بالتمام بیمنیان نازل وحوض کہ بہ از آب زندگانی بہ بصفا رشک نور دہ چشمہ خور۔ دوازدہم ذی الحجہ سال جلوس دوازدہم اقدس مطابق ہزار وچہل وہشت ہجری بعالمیان نوید کامرانی داد وانجامش کہ بصرف پنجاہ لک روپیہ صورت پذیرفت بست وچہارم ربیع الاول سال بست ویکم جلوس ہمایون موافق سنہ ہزار وپنجاہ وہشت بفر قدوم میمنت لزوم گیتی خدیو گیہان خداوند بانی این بنای آسمانی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی درفیض بروی جہانیان بکشاد

ابیات

شہنشاہ آفاق شاہجہان — باقبال ثانی صاحبقران
اساسی ست تا گر برین بنا — بود قصر اقبال او عرش سا
شرافت یکی آیہ درشان او — سعادت دہ آغشتہ ایوان او
بپایش سر صدق ہرکس کہ سود — چو دریا چون آبرویش فزود
زلیس روی دیوارش آراستہ — زنقاش چین رو نما خواستہ
زفوارہ وحوض دریا نشان — بآب زمین شستہ آسمان

در ایوان شاہی بصد احتشام — چو خورشید بر چرخ بادا مدام
زہی شہ نشین قصر پیراستہ — بہشتی بصد خوبی آراستہ
چو در پیش سرای سرور — کشادہ ز جیبہ دو در
نشانہ چو دیوار او برفراشتہ — بپیش رخ مہر آئینہ داشتہ
چنان بر سر عرش او ستہ آباد کرد — کہ گردون بلندی ازو وام کرد
چو جای شہنشاہ عادل بود — ازان پادشاہ فضا نازل بود

اس شہ نشین کے آگے ایک بیچ در کا دالان ہی تمام سنگ مرمر کا بیچ مین کا نہایت نفیس بیس گز کا لنبا اور چھہ گز کا چوڑا اور ادھر ادھر دس دالان کے بھی محرابین اور حجرے ہین کہ غربی حجرہ مین سے دیوان خاص کو رستہ جاتا ہی اور اسکو خاصی ڈیوڑھی کہتے ہین اس دالان کے بیچ مین ایک حوض ہی سنگ مرمر کا عجیب وغریب کہ ایسا حوض نہ دیکھنے مین آیا اور نہ سنتے مین اُن لوگون کو کیا کیا باتین سوجھتی تھین کہ ایسے ایسے عجائبات بناتے تھے اور کیفیت اُس حوض کی یہ ہی کہ وہ ایک حوض ہی مستطیل بہت تحفہ سنگ مرمر کا بغیر فوارہ کے یعنی اُسمین فوارہ نہین ہی مگر اُسکے تہ پہ طرح طرح کے رنگین اور بیش قیمت پتھرون سے ہزارون طرح کے گل بوٹے اور بیل پتی بنائے ہین اور ہر ہر پتی کی پنکھڑی مین ایک ایک چھید رکھا ہی کہ جب پانی چھوڑتے ہین اُن سوراخون مین سے فوارے چھوٹتے ہین اُس حوض کی پچی کاری مین ہزارون پنکھڑیان ہین اور ہزارون چھید اس سبب سے ہزارون دھارین فوارہ کی نکلتی ہین اور نہایت مرتفع ہوتی ہین اسواسطے کہ اسکا منبع بہت بلند ہی اور ان فوارون سے جو کیفیت ہوتی ہی اپنے خیال مین خیال کرو کہ کیا عالم ہوگا اور کیا لطف دکھائی دیتا ہوگا اس دالان کے آگے

صحن ہی وسیع و دلکش سنگ مرمر کا فرش اسمین کیا ہوا ہی اور نہر بہشت بہتی ہی اور رنگ محل مین چلی جاتی ہی اور اس عمارت کے جانب شرق کو مشرف بدریا برج طلا ہی کہ اُسکو برج مثمن بھی کہتے ہین چنانچہ اب ہم اسکا حال لکھتے ہین —

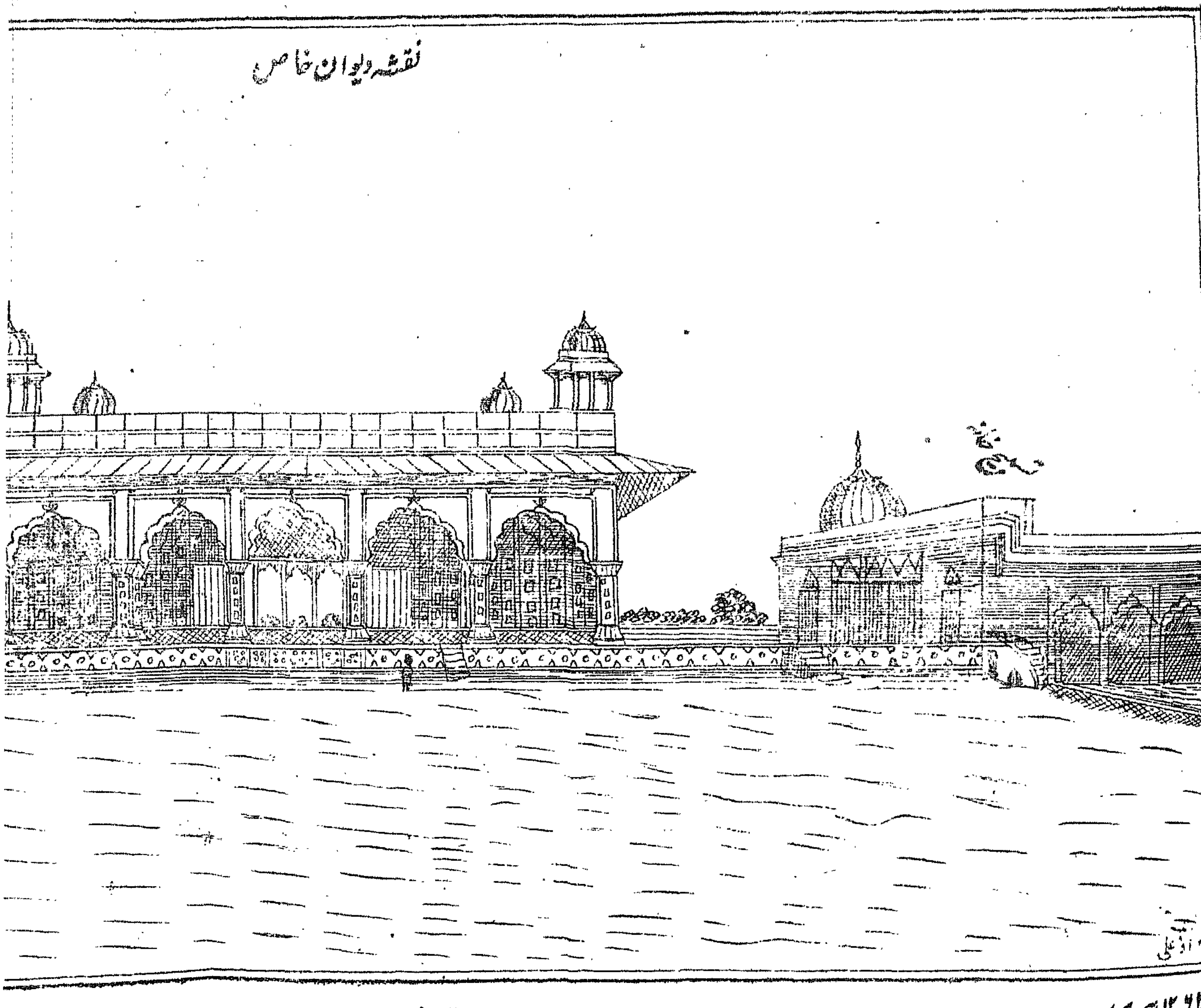
برج طلا معروف بہ مثمن برج نمبر ۲

اسی عمارت کے متصل جانب شرق یہ برج ہی مثمن سر سے پاؤن تک سنگ مرمر کا اور بدستور اور مکانات عالی کے اسمین بھی سونے کا کام اور پرچین سازی اور منبت کاری کی ہوئی ہی اور اُسکا برج اور کلس سنہری ہی اور اسی سبب سے اسکو سنہری برج بھی کہتے ہین اور بسبب مثمن ہونیکے مثمن برج بھی کہلاتا ہی تین ضلع اسکے عمارت خوابگاہ کی طرف ہین اور پانچ جانب دریا مشرف ہین ان پانچون ضلعون مین سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہین اور اسمین اور ایک نشیمن بطور برآمدہ کے جانب دریا بنا ہوا ہی چنانچہ اب ہم اس مقام پر ایک نقشہ لکھتے ہین کہ خوابگاہ اور یہ برج سب اسمین موجود

شاہ محل معروف بہ دیوان خاص

یہ ایک عمارت ہی نامی اور مشہور بے مثل و بے عدیل کہ روے زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتی اور ایسی خوش قطع ہی کہ دوسری دیکھنے مین نہین آئی خوابگاہ کی جانب شمال کو ایک بہت بڑا چوک ہی اُس چوک کے ضلع شرقی مین ڈیڑھ گز کا اونچا چبوترہ بنایا ہی اسی گز کا لنبا اور چھبیس ۲۶ گز کا چوڑا اُسکے بیچون بیچ مین دیوان خاص کی عمارت ہی چونتیس ۳۴ گز کی لنبی اور چھبیس ۲۶ گز کی چوڑی سر سے پاؤن تک سنگ مرمر کی ایسا سنگ مرمر کہ سپیدۂ صبح اُسکے سامنے شب دیجور سے بدتر معلوم ہوتا ہی اور سرتاسر اسکے بیچ مین چار گز کے عرض سے نہر بہشت بہتی ہی اس عمارت کے بیچون بیچ مین پایہ نما ستون بنا کر اٹھارہ ۱۸ گز کے طول اور دس گز کے عرض سے مکان بنایا ہی اور اُسکے بیچون بیچ مین ایک چبوترہ ہی اس چبوترہ پر تخت طاؤس رکھا جاتا ہی اور اُسپر حضور والا اجلاس فرماتے ہین اور اُس مکان کے گرد پایہ نما ستون لگا کر مکان بنایا ہی در و دیوار و ستون و مرغول اور محراب اور فرش اس عمارت کا سنگ مرمر کا ہی اور اسمین اجارہ تک عقیق و مرجان اور اور احجار بیش قیمت سے پچی کاری کی ہی اور بیل بوٹے پھول پتے بنائے ہین کہ اُنکے دیکھنے سے قدرت الٰہی یاد آتی ہی اور اجارہ سے اوپر چھت تک سونے کا کام کیا ہوا ہی اور سونیکے پانی سے گویا لیپ دیا ہی اندر کے رخ محرابون کے اوپر سونے کے پانی سے یہ شعر لکھا ہوا ہی ع اگر فردوس بر روے زمین است ٭ ہمین است و ہمین است و ہمین است یہ عمارت جانب شرق سے مشرف بدریا ہی اور اسطرف کے درون مین جالیان لگا کر آئینہ بندی کی ہی اور جانب غرب اسکا صحن ہی ستر گز سے ساٹھ گز کا اور اس صحن کے گرد مکانات اور ایوانہا سنگ سرخ سے بنے ہوئے ہین جانب غرب اس صحن کے دروازہ ہی کہ دیوان عام سے اس مین رستہ آتا ہی

اور اس دروازہ کے آگے لال پردہ تنا رہتا ہو اور سب اُمرا بروقت دربار کے اس لال پردہ کے پاس سے



سنہ ۱۲۶۳ ہجری

عمل فیض علیخان

اور اس دروازہ کے آگے لال پردہ تنا رہتا ہو اور سب اُمرا بروقت دربار کے اِس لال پردہ کے پاس سے آداب و تسلیمات بجالاتے ہین اور جانب شمال رستہ ہو حیات بخش کا اور جانب جنوب ڈیوڑھی محلات شاہی کی اور اُس کے بیچ کے در کے سامنے صحن کیطرف ایک کٹہرہ ہو سنگ مرمر کا اسکو چوکھنڈی دیوان خاص کہا کرتے ہین غرضکہ یہ عمارت بھی عجایب روزگار سے ہو اُسکی چھت بھی نری چاندی کی تھی مگر مرہٹہ اور جاٹ گردی مین اُکھڑ گئی

تسبیح خانہ

اسی چبوترہ پر جسپر یہ عمارت عالی بنی ہوئی ہو جانب جنوب کہ عقب ہو خوابگاہ معلی کا ایک دالان بنا ہوا ہو اور وہ تسبیح خانہ کرکے مشہور ہو کبھی کبھی جب خلوت کرنی منظور ہوتی ہو یا دربار اُمراے مخصوص کا ہوتا ہو حضور والا یہان بھی اجلاس فرمایا کرتے ہین اس دالان کی دیوار پر بیچ بیچ مین سنگ مرمر کی میزان بنی ہوئی ہو اور وہان میزان عدل لکھا ہوا ہو اور بہت سا سنہری کام کیا ہوا ہو کیا اچھا آدمی تھا جسنے اس مقام پر میزان عدل بنائی ہو کہ بروقت عبادت کے بادشاہ اسکو دیکھے اور یاد کرے کہ قیامت کے دن میزان عدل الٰہی کھڑی ہوگی بادشاہ اور غریب سب برابر ہونگے اور سبکے اعمال تولے جاوینگے اسیطرح بادشاہ کو بھی لازم ہو کہ انصاف سے کام کرے اور ہر امر کو میزان عدالت مین جانچ کر حکم دے اسی تسبیح خانہ مین سے خوابگاہ کا رستہ ہو کہ وہ خاص ڈیوڑھی کہلاتی ہو

عقب حمام

جانب جنوب اس عمارت کے حمام ہو کہ روے زمین پر اپنا مثل نہین رکھتا اور اسطرف کے جو مکانات ہین وہ عقب حمام کہلاتے ہین چنانچہ اب ہم اس مقام پر دیوان خاص کا نقشہ لکھتے ہین کہ تسبیح خانہ بھی اُسمین دکھائی دیتا ہو اور کچھ مکانات عقب حمام کے بھی معلوم ہوتے ہین اور بعد اسکے حمام کا حال علاحدہ لکھینگے

حمام

یہ حمام بےمثل و بےعدیل کہ روے زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتا تین درجہ کا ہو اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ اسکے تینون درجونکا علاحدہ علاحدہ بیان کیا جاوے

درجہ اول حمام مسمے بہ جامہ کن

یہ درجہ حقیقت مین جامہ کن ہو کہ پہلے اس درجہ مین گئے یا نہانے کے بعد بیٹھے اور کپڑے پہنے اور کچھ کھایا اگرچہ اس درجہ کی عمارت بھی بہت خوب ہو اور کمرے کی طرح پر اسکے درجہ بنے ہوئے ہین اور جارہ تک نرا سنگ مرمر کا ہو اور پر چین کاری کا کام کیا ہوا ہو اور جانب شرق مین جالیان لگا کر آئینہ بندی کی ہو کہ اُسمین سے دریا اور سبزہ اور جنگل کی کیفیت دکھائی دیتی ہو لیکن میرے نزدیک اس درجہ کا نقشہ کھینچنا فضول تھا اسواسطے صرف

حال مختصر پر اکتفا کیا اور واضح ہو کہ بعضے لوگ اس درجہ ہی کو عقب حمام بولتے ہین

درجہ دوم حمام مسمے بسرد خانہ نمبر ۲

یہ درجہ عجیب و غریب ہی کہ اسکا نظیر چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا ہوگا اس درجہ مین جانب شمال کو ایک شہ نشین ہی سر سے پانٔون تک سنگ مرمر کی نہایت نفیس کار اور پرچین ساز اور پچی کار اور اُسکے آگے ایک درجہ ہی مربع نرا سنگ مرمر کا اور اسکے فرش سے لیکر چھت تک عجیب عجیب رنگ کے پتھر سے پچی کاری کی ہوئی ہی اور طرح طرح کے بیل بوٹے بنائے ہین اس درجہ کے فرش کی پچی کاری ایسی خوب ہی کہ اسکا بیان ممکن نہین غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہزار قالین ایرانی اسکی ایک گل کاری کے آگے بے رونق ہو اور اسکے بیچون بیچ مین ایک حوض ہی مربع سطح کا پرچین کار اور اُسکے چارون کونون پر چار فوارے ہین سنہری کہ وہ چھوٹا کرتے ہین اور اُن فوارون کو اس طرح منحرف لگایا ہی کہ چارون فوارون کی دھار ملکر حوض کے بیچ مین پڑتی ہی اور گرد اُسکے دیوار سے ملی ہوئی ایک نہر جدول کے طور پر ایک گز کے عرض سے جاری ہی غرض کہ اس نفاست و لطافت سے کوئی مکان نہین علاوہ اسکے اس درجہ مین یہ خوبی ہی کہ اگر چاہین تو یہ درجہ سرد رہے اور نہر اور حوض مین بھی پانی سرد جاری رہے اور چاہین اسکو بھی گرم کردین کہ فرش سے لیکر چھت تک گرم ہو جاوے اور فوارے گرم ہی چھوٹین اور نہر بھی گرم ہی پانی کی بہے بہر حال اب ہم اس مقام پر اس درجہ کا نقشہ لکھتے ہین

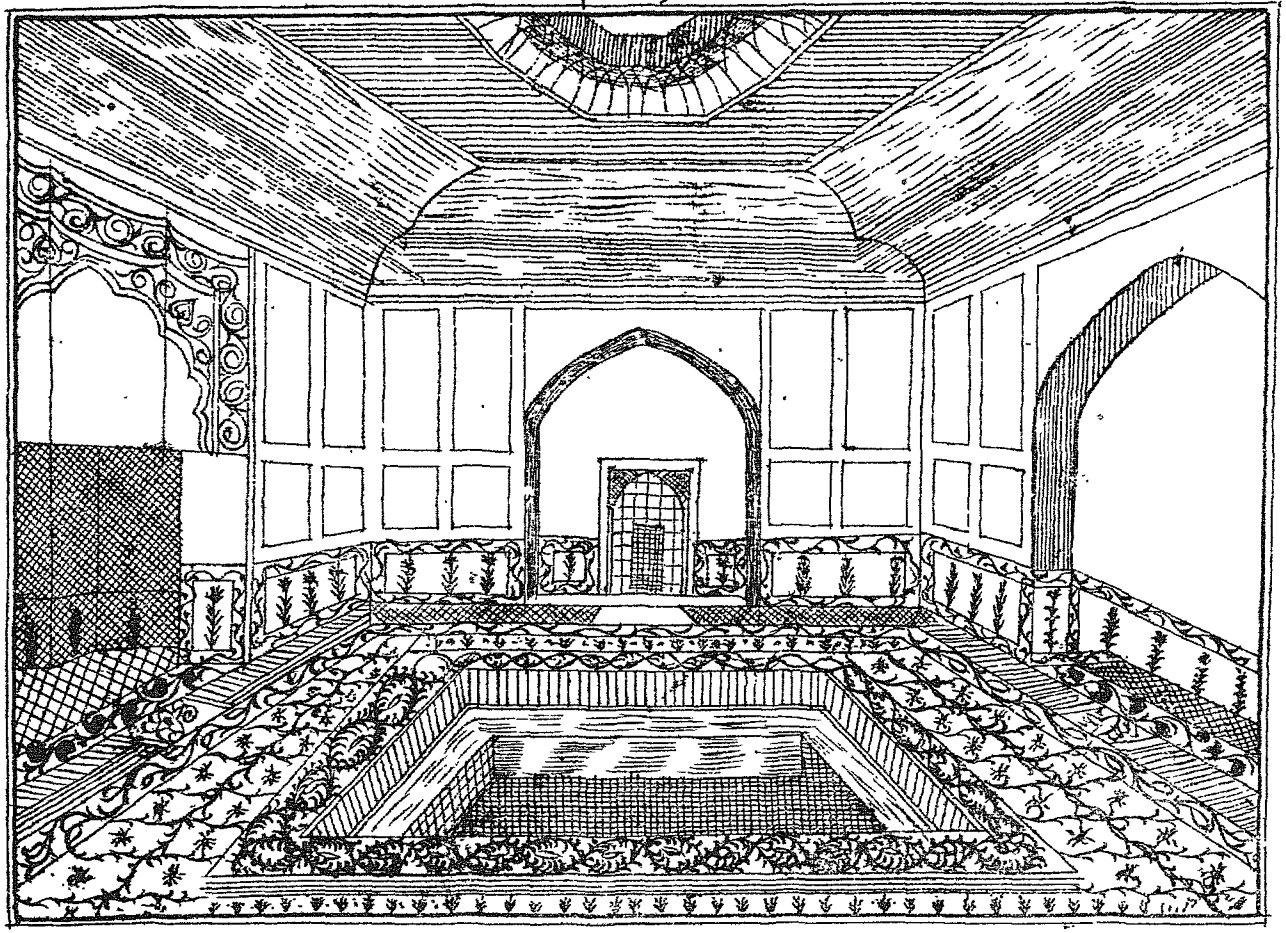
درجہ سوم حمام مسمے بہ گرم خانہ نمبر ۳

یہ درجہ تیسرا ہی اس حمام کا اور اسکی جانب غرب حوض آب گرم کے بنے ہوئے ہین اور نرے سنگ مرمر کے ہین کہ اس حمام مین سوا سو من لکڑیون کا لقمہ دیا جاتا تھا اور اُسکے آگے ایک مربع درجہ ہی اور اسکے بیچون بیچ مین سنگ مرمر کا چبوترہ ہی کہ اُسپر بیٹھکر نہایا کرتے ہین اور جانب شمال بدستور دوسرے درجہ کی شہ نشین بنی ہوئی ہی اور اُس شہ نشین پر ایک بہت بڑا مستطیل حوض ہی اور اسمین بھی یہ خوبی ہی کہ چاہین اُس حوض کو گرم پانی سے بھرین خواہ سرد پانی سے اس درجہ کا بھی فرش اور چبوترہ اور حوض اور دیوارین اجارہ تک بالکل نبت کار ہین اور طرح طرح کے رنگین اور بیش قیمت پتھر اسمین جڑے ہین اور اسکے پھول اور بیلین بنائی ہین کہ اُس گلکاری کے سبب باغ کا سا عالم دکھائی دیتا ہی صفائی اسکی بیان سے باہر ہی اور یہ شعر بعینہ اسی مقام پر صادق آتا ہی

ز بسکہ صفائی عمارت کہ در تماشایش، بہ دیدہ باز نگردد نگاہ از دیوارش

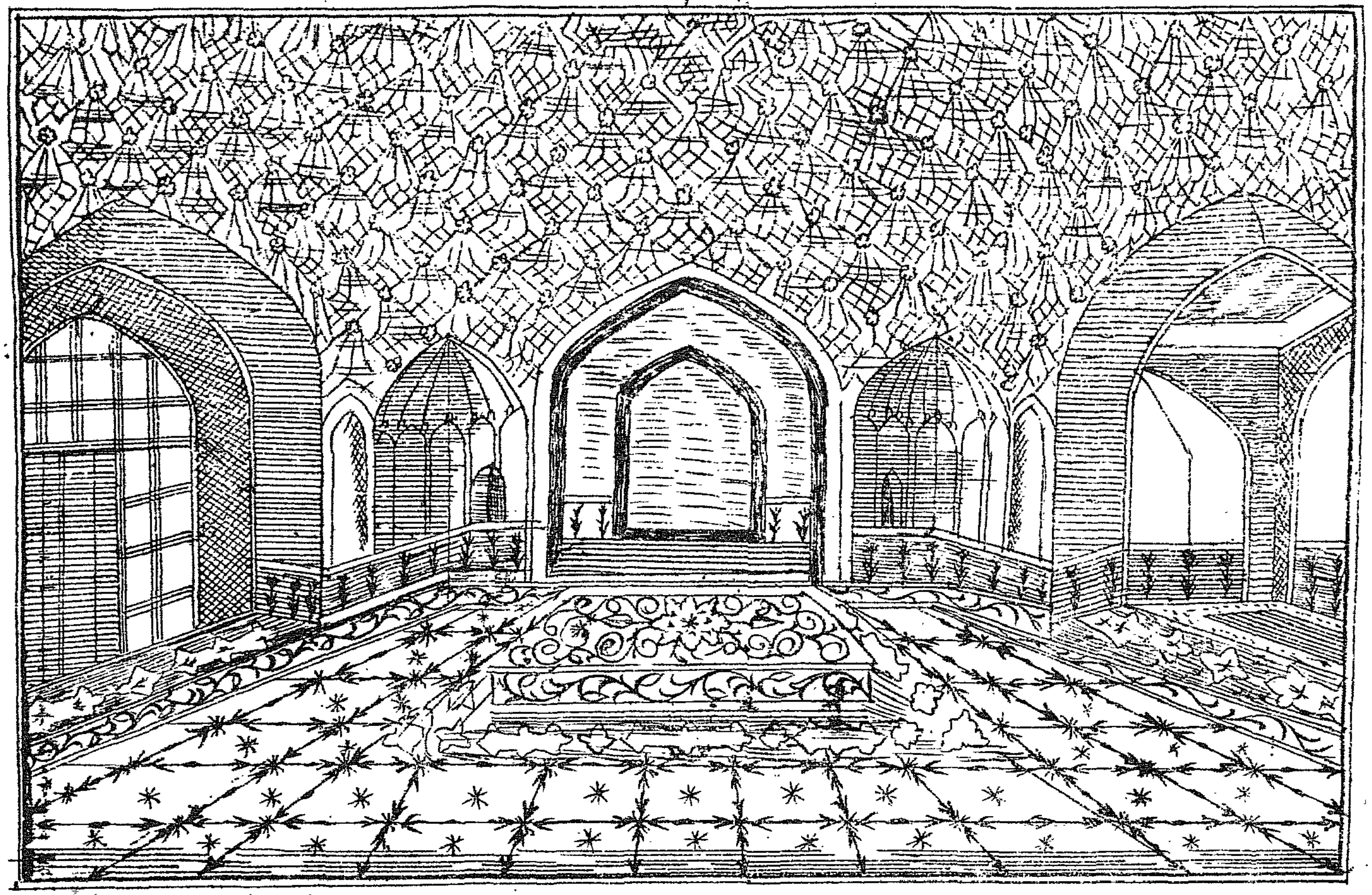
غرضکہ اب ہم اس مقام پر اس درجہ کا نقشہ لکھتے ہین کہ اُسکے دیکھنے سے اس عمارت کی خوشنمائی اور خوبصورتی معلوم ہوتی ہی۔

نقشه سردخانه حمام



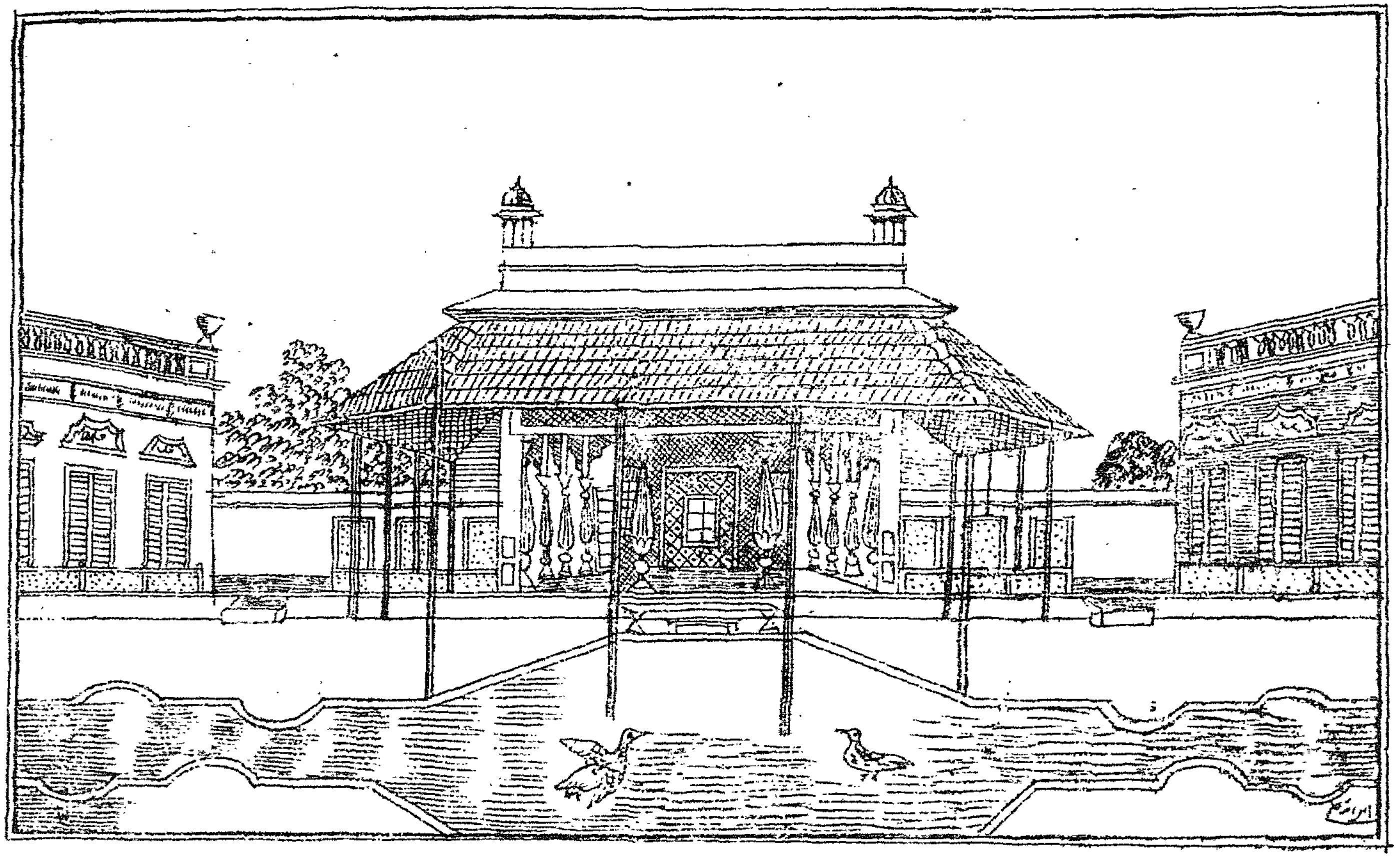
نقشه نمره ۵ متعلق صفحه ۱۷ - باب ۲

نقشه گرم خانه حمام



نقشه نمره ۵ متعلق صفحه ۱۷ - باب ۲

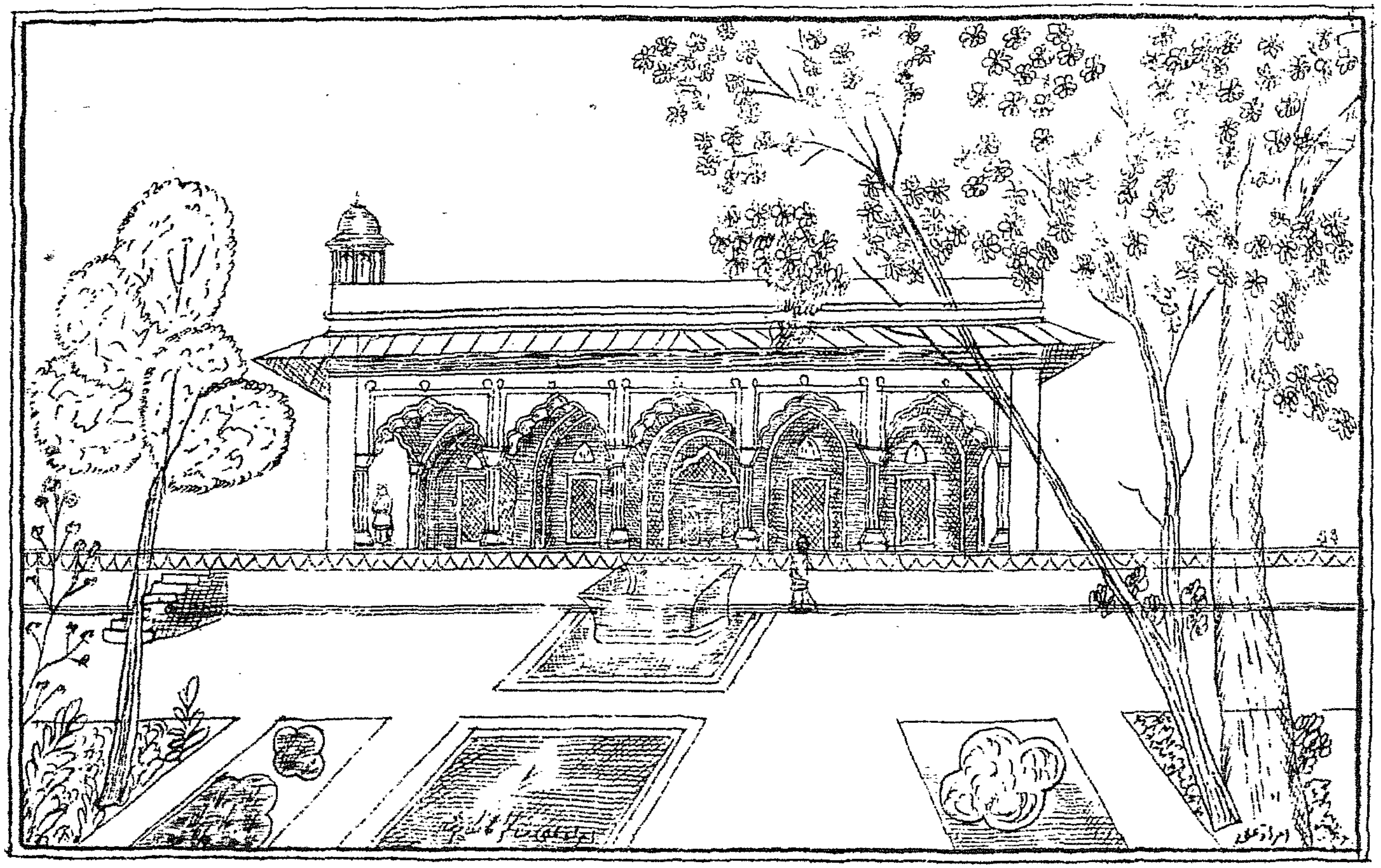
نقشہ ہیرا محل



نقشہ نمبر ۹ متعلقہ صفحہ ۱۶۱ - باب ۳

نقشہ متعلقہ صفحہ ۶۱ باب دوم

نقشہ موتی محل



ہیرا محل نمبر ۹

جانب شمال اس حمام کے موتی محل ہی اور اسمین اور حمام مین صحن چھوٹا ہوا ہی اور اس صحن مین چار گز کے عرض کی ایک نہر بطور مار پیچ کے سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہی اور یہ وہی نہر ہی جسکا نام نہر بہشت ہی اور دیوان خاص اور رنگ محل مین جاری ہی اس صحن کے بیچ مین نہر کے کنارہ پر ایک بارہ دری بڑی سنگ مرمر کی بنائی ہی اور اسکی چھت کے چارون کونون پر چار چھوٹی چھوٹی چوکھنڈیان بنائی ہین اور انکی برجیان سنہری ہین یہ محل بھی نرا سنگ مرمر کا ہی اور بہت نازک اور خوبصورت بنا ہی یہ محل قدیم نہین ہی بلکہ چار پانچ برس ہوئے کہ حضرت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ نے بنایا ہی صفائی اور نفاست اسکی حد سے زیادہ اور خوبصورتی اور خوشنمائی اسکی بیان سے باہر ہی اس صحن مین جو نہر جاری ہی وہ بہت خوشنما ہی اور اس طرح سے مار پیچ سے بنائی ہی کہ اسکا بیان نہین ہو سکتا اگلے زمانہ مین اس نہر کے بیچ مین سنہری روپہلی چوبیس فوارہ نصب تھے اور ہمیشہ چھوٹا کرتے تھے مگر اب نہر تو ٹوٹی پھوٹی باقی رہ گئی ہی لیکن فوارونکا نام نہین رہا اپنا سا آپ پیتے ہین اور خاموش ہو گئے ہین غرضکہ اس مقام پر ہم انکا نقشہ لکھتے ہین اسکو دیکھو اور قدرت الٰہی کو یاد کرو

موتی محل

یہ ایک محل ہی سنگ سرخ کا اور اسکو سنگ بٹھانی سے سفید کر کے رنگامیزی اور طلا کاری کے گل بوٹے بنائے تھے اسمین ایک درجہ ہی پندرہ گز کا لنبا اور آٹھ گز کا چوڑا اور مشتمل دو شہ نشینو ہر اور اسکے بیچ مین ایک حوض ہی چار گز کا لنبا اور تین گز کا چوڑا اور ہر ایک شاہ نشین کے پیچھے ایک ایک درجہ ہی آٹھ گز کا لنبا اور پانچ گز کا چوڑا اور ایوان مین زمیع پانچ پانچ در کے کہ جانب شرق سے مشرف بدریا ہی اور جانب غرب سے مشرف بہ باغ حیات بخش اور ہر ایک ایوان کا طول تیس گز کا اور عرض ساٹھ گز کا ہی اندر کی عمارت مین اجارہ تک سنگ مرمر لگا ہوا ہی اور باقی سنگ سرخ کا ہی اور اسکو سنگ بٹھانی سے سفید کیا ہی اور اسمین ایک حوض اور نہر ہی اسمین سے ایک چادر دو گز کے عرض سے جانب باغ حیات بخش ایک حوض مین پڑتی ہی کہ وہ حوض بھی عجائب روزگار سے ہی چنانچہ ہم اب اس حوض کا بیان لکھتے ہین

بیان حوض نمبر ۱۰

یہ حوض ایک سنگ مرمر کا بے جوڑ ہی کہ اتنا بڑا پتھر اور ایسا بڑا بے جوڑ حوض روے زمین پر نہوگا حقیقت اسکی یہ ہی کہ یہ پتھر اتنا بڑا بے جرم مکرانہ کی کان مین سے نکلا جو کہ صفائی اور شفافی مین بے نظیر تھا اسواسطے بموجب حکم معلی کے اسکا حوض بنایا گیا کہ چار گز کا مربع اور ڈیڑھ گز کا عمیق پایہ دار بنا کر تمام حوض معہ پایون کے ایک پتھر کا ہی

بعد تیار ہونے اس حوض کے کرانسے کہ دارالخلافہ سے دو سو کوس بادشاہی کی مسافت رکھتا ہی باحتیاط لائے اور اس مقام پر لا کر رکھدیا کہ اس موتی محل کی جانب جنوب اور جانب شمال بھی مکانات تھے اور اب بھی موجود ہین مگر اسمین کچھ نقصان بھی آگیا ہی اور اب حال مین حضور والانے اس محل کے نیچے ایک چھوٹا سا تہ خانہ بنایا ہی اور اکثر اسمین اور اس محل مین آرام فرمایا کرتے ہین غرضکہ یہ مکان بھی بہت نامی اور نہایت نفیس ہی کہ اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہین تاکہ جسقدر ممکن ہو اُس نقشہ کے دیکھنے سے اسکی خوبی اور خوشنمائی دریافت کرسکے اور وہ نقشہ یہ ہی۔

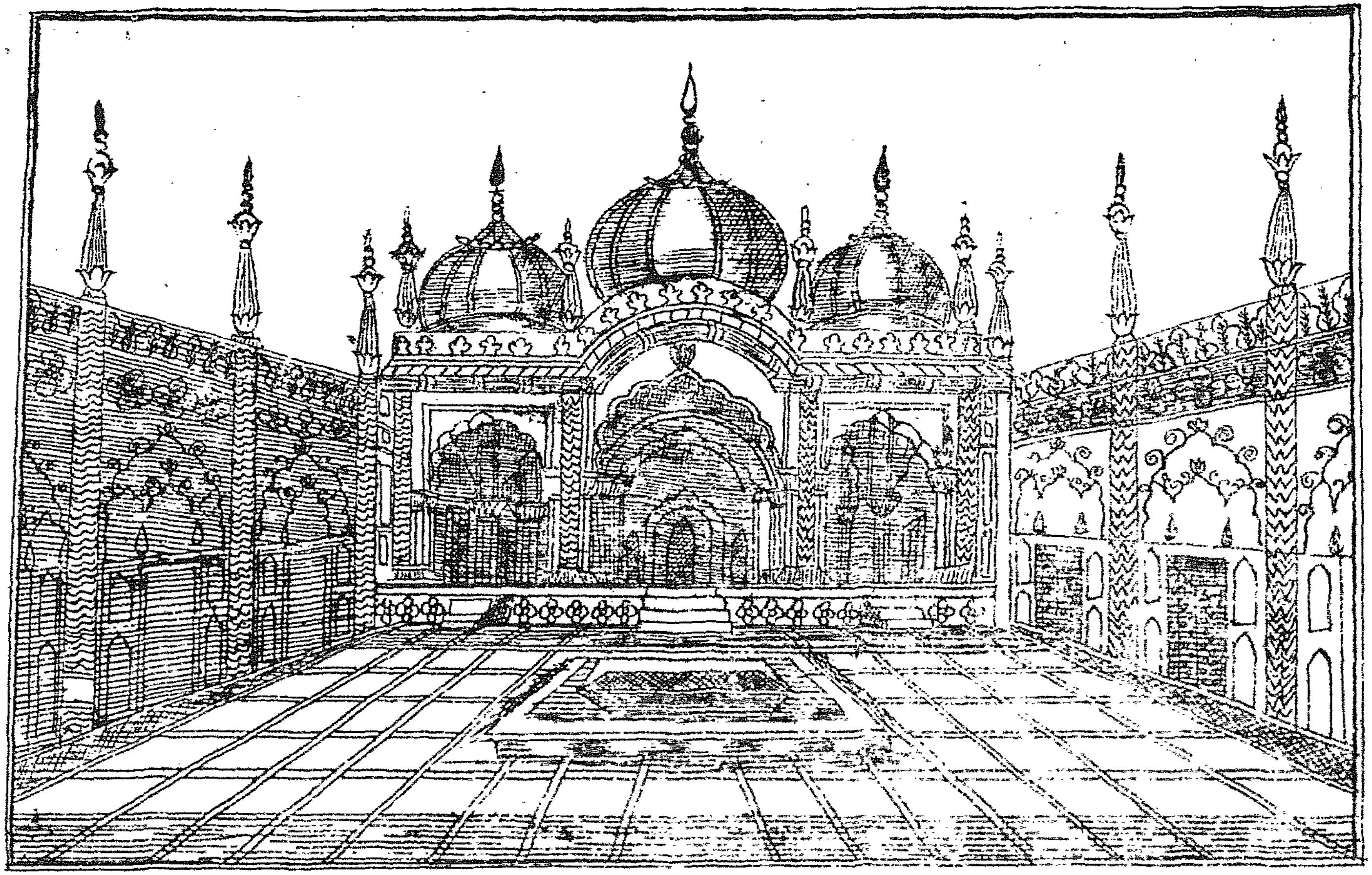
موتی مسجد نمبر ۱۱

یہ ایک مسجد ہی حمام کے پیچھے مشرف بہ حیات بخش سر سے پانون تک سنگ مرمر کی فرش اسکا اور در و دیوار محراب و مرغول اور چھت اور منڈیر سب کی سب سنگ مرمر کی ہین اور پھر اسپر وہ منبت کاری کی ہوئی ہی اور ایسے گل بوٹے بیل پتے بنائے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین حقیقت مین ایسی منبت کاری تمام قلعہ مین کسی مکان پر نہین بلکہ قلعہ کیا روی زمین پر بھی نہوگی اس مسجد کے تین در مین بہت خوشنما اور چھوٹے چھوٹے دو مینار ہین اور تین گنبد ہین سنہرے اور اسی سبب سے بعضے لوگ اسکو سنہری مسجد بھی کہتے ہین اس مسجد کے صحن مین ایک حوض ہی بہت چھوٹا اور بسبب اسکے کہ دہ در دہ سے چھوٹا تھا پاک رہنا مشکل معلوم ہوا اسواسطے اسمین ایسی ترکیب رکھی ہی کہ بھادون مین نہر سے اس حوض مین پانی آتا ہی اور سادہ ہل کر ہر وقت بہتا رہتا ہی گویا یہ حوض بھی چشمہ جاری ہی اور اس مسجد کی جانب شمال کو ایک حجرہ بنا ہوا ہی واسطے عبادت اور وظیفہ وظائف کے اسمین بھی ایک مختصر کم عمق بہت نفیس حوض ہی اور اسکی گرد آئینہ بندی کی ہوئی ہی اس مسجد کو حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے سنہ دو جلوس مین بنایا ہی اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اسپر خرچ ہوئے ہین اور عاقل خان نے یہ تاریخ اسکی پائی ہی۔ ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا۔ غرضکہ یہ مسجد بھی عجائب روزگار ہی اور یہ اسکا نقشہ ہی۔

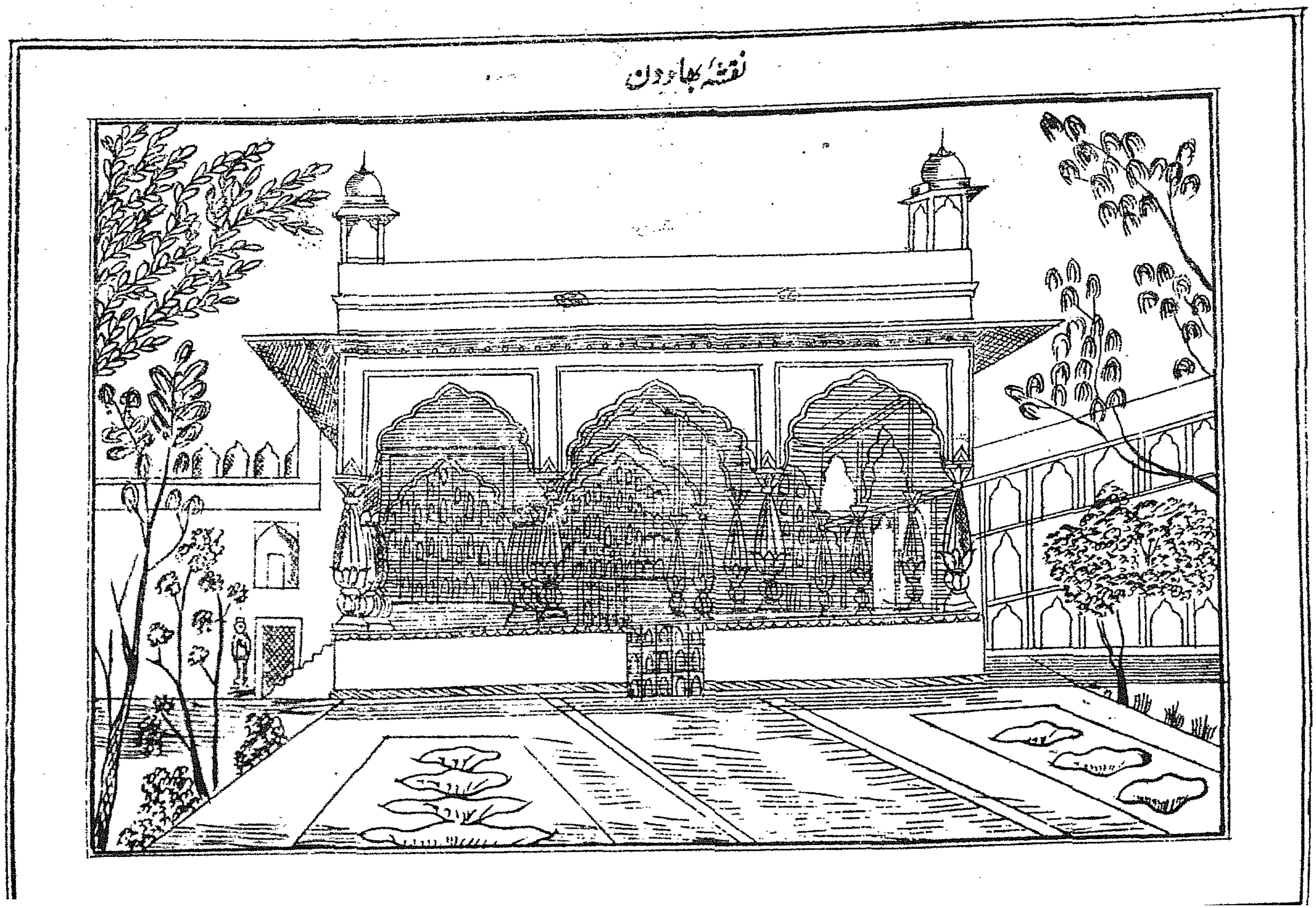
باغ حیات بخش

یہ باغ خدا کی قدرت کا نمونہ ہی اسکے دیکھنے سے دل کو فرحت تازہ اور جان کو نشاط بے اندازہ حاصل ہوتی ہی اسکے دیکھنے سے نقشہ بہشت برین کا آنکھون کے سامنے پھر جاتا ہی ہر درخت اسکا رشک قامت یار اور ہر گل اسکا غیرت گل رخسار اسکی سمن کے آگے بناگوش یار خجل اور اسکی بنفشہ کے سامنے زلف خوبان

نقشہ موتی مسجد



نقشہ نمبر ۱۱ متعلقہ صفحہ ۱۵۱ باب ۳



نقشہ نمبر ۱۳ متعلقہ صفحہ ۱۹ باب ۳

منفصل اس باغ کے بیچون بیچ مین ایک حوض کلان ہی اور حوض کے چارون طرف سنگ سرخ کی نہرین چھ چھ گز کے عرض سے بہتی ہین اور ہر ہر نہر مین تیس تیس فوارہ چاندی کے چھوٹتے تھے اور روشن مین نہر ہی کا پانی آتا ہی اور گلہاے معطر اور درختان دلکش کی تازگی کا باعث ہوتا ہی اور حوض کے دو جانب مین دو مکان واقع ہین کہ اُنکو ساون بھادون کہتے ہین ان دونون مکانون کا حال ہم آگے بتفصیل لکھتے ہین طول اس باغ کا دو سو پچاس گز اور عرض ایک سو پچیس گز کا ہی الغرض اس کیفیت سبزہ و گل و آب جاری اور ہواے ملائم اور صحن دلکشائی قابل بیان کے نہین صد ہزاران گل شگفتہ در و سبزہ بیدار و آب خفتہ در و

بھادون نمبر ۱۲

اس باغ مین جانب جنوب ایک مکان ہی سنگ مرمر کا بہت نفیس لطیف اُسکو بھادون کہتے ہین چہرہ اسکا یہ ہی کہ ایک چبوترہ کرسی دیکر بنایا ہی اور اُسپر سولہ استون لگاکر ایک ایوان دلکشا تعمیر پایا ہی مشتمل او پر دو ایوان کے جانب شرق و غرب اور دو بنگلہ ہین آگے اور پیچھے کہ ان ستونون کے سبب بیچ بیچ مین ایک چوکھنڈی بن گئی ہی اور اسمین ایک حوض سنگ مرمر کا چار گز پندرہ پہلو کا مربع اور ڈیڑھ گز کا گہرا اس مکان مین نہر بہشت سے نہر آتی ہی اور حوض مین چادر ہوکر پڑتی ہی اور نہر اسمین سے نکلکر آگے ایک اور چادر چھوٹتی ہی اور نہر مین پڑتی ہی یہ عمارت بھی بہت نادر ہی اور اسمین پانی کا پڑنا اور چادر کا چھوٹنا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بھادون کا مہینہ برستا ہی اور اسی سبب سے اس مکان کا بھادون نام رکھا ہی اب اس مکان مین پانی آنیکا اور چادرین چھوٹنے کا رستہ بالکل بند ہوگیا ہی اس مکان کے حوض اور چادرون مین محرابی چھوٹے چھوٹے طاق بنا دیے ہین کہ ان کو اُنمین گلدانہاے رنگین رکھے جاتے تھے اور رات کو شمع کافوری روشن ہوا کرتی تھین کہ اُسکے اوپر سے پانی کی چادر پڑتی تھی اور اندر سے اُن پھولونکی خوشنمائی اور چراغون کی روشنی عجب عالم دکھاتی تھی اُسکی چھت کے چارون کونون پر بھی چار برجیان چوکھنڈی کی سنہری بنی ہوئی ہین چنانچہ اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہین کہ اُسکی دیکھنے سے اس عمارت عجیب کی خوبی معلوم ہوتی ہی

حوض باغ حیات بخش

اس باغ کے بیچون بیچ مین یہ ایک حوض ہی کہ چشمہ خضر اسکے آب زلال کا تشنہ ہی عرض و طول اسکا ساٹھ گز سے ساٹھ گز کا ہی اور اسکے بیچ مین انچاس فوارہ چاندی کے لگے ہوئے تھے اور ہر دم چھوٹا کرتے تھے لو علاوہ ان فوارون کے گرداگرد اس حوض کے ایکسو بارہ فوارہ چاندی کے ہائل جانب حوض تھے اور وہی مدام چھوٹا کرتے تھے اب ان فوارون کا نام نہین رہا مگر ہر جگہ چھید باقی رہ گئے ہین بیت دل عشق کا ہمیشہ حریف نبرد تھا

اب جس جگہ کہ داغ ہی یہان پہلے درد تھا

ظفر محل نمبر ۱۳

عرصہ چار پانچ برس کا ہوا کہ اس حوض کے بیچون بیچ مین حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی نے ظفر محل بنایا ہی سر سے پاؤن تک سنگ سرخ کا اسکے بیچ مین ایک درجہ ہی اور اسکے چارون طرف غلام گردش کے طور پر مکان اور کونون پر برجہ اور چارون ضلعون مین نشیمن ہین اور ایک طرف اس مکان مین آنے جانے کا پل بنایا ہی غرضکہ یہ مکان جدید بھی بہت تحفہ ہی چنانچہ اب اس مقام پر ہم ایک نقشہ لکھتے ہین کہ اسمین ان دونون مکانونکا نقشہ موجود ہی۔

ساون نمبر ۱۴

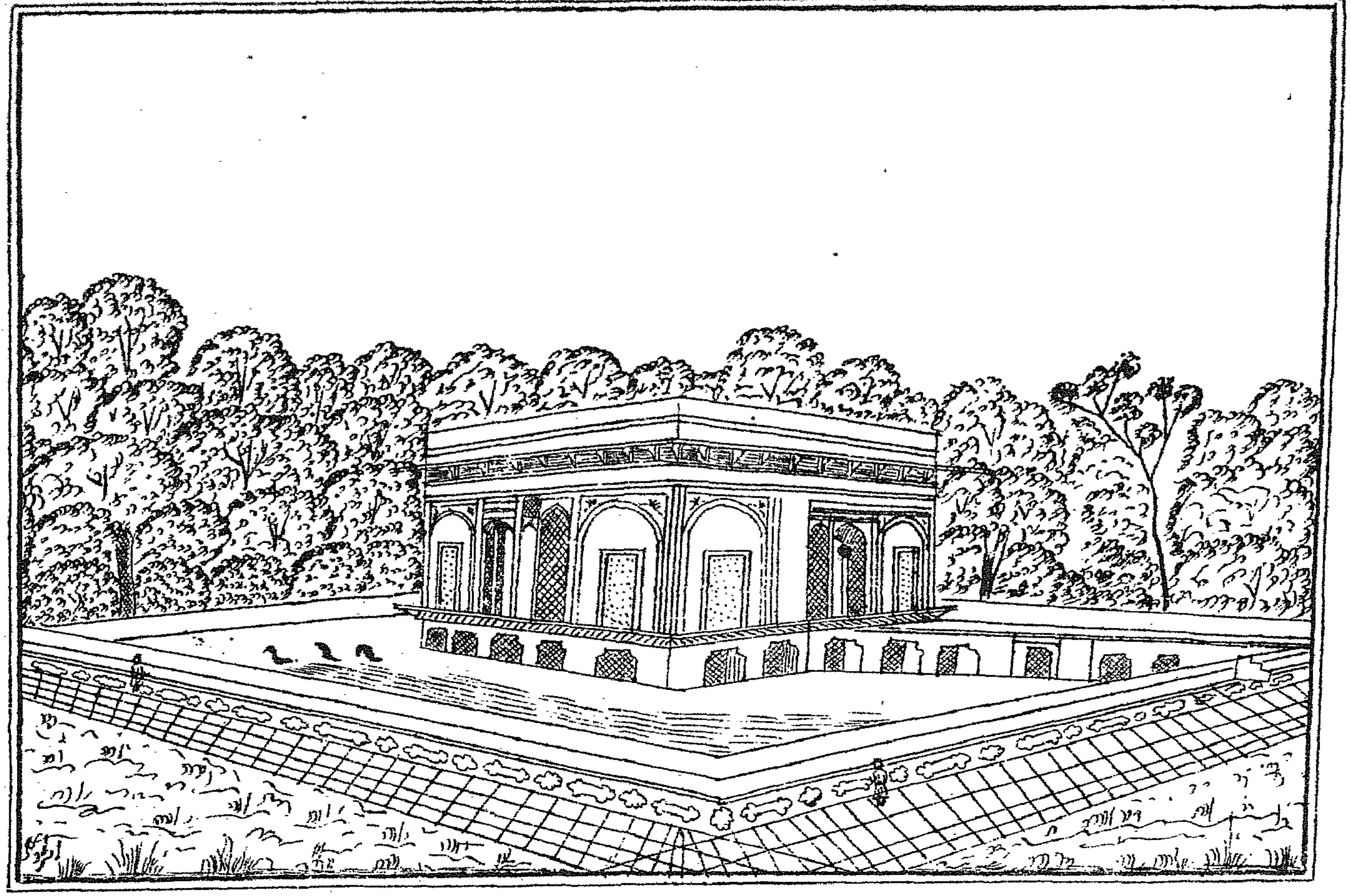
اسی باغ مین جانب شمال یہ عمارت ہی نری سنگ مرمر کی نہایت نفیس اور بہت تحفہ کہ اسکی لطافت اور نفاست حد بیان سے باہر ہی اور چہرہ اسکا بعینہ مثل چہرہ بھادون کے ہی بال برابر بھی فرق نہین گویا ایک مکان کو چھپاؤ اور ایک کو نکالو اور ایک ذرہ فرق نہین اور اسیطرح اسمین بھی چادر بنی ہوئی ہی اور حوض بھی بنا ہی اور اسیطرح گلدان اور چراغدان رکھنے کو محرابی طاق بنائے ہین چونکہ نقشہ ساون اور بھادون کا بہت مطابق تھا اسواسطے ہمنے بھادون کا نقشہ تو باہر سے کھینچا ہی اور ساون کا نقشہ اندر سے کھینچتے ہین تاکہ اس سے شان عمارت کی اور اسکے خوبی حوض اور طاقچہائے چراغدان معلوم ہو اور اس سبب سے کہ اس مکان مین پانی کی آمد اور چادر کا چھٹنا اور زور شور سے پانی کا بہنا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسا ساون کا مینہ اسی واسطے اس عمارت کا ساون نام رکھا ہی اور یہ اسکا نقشہ ہی۔

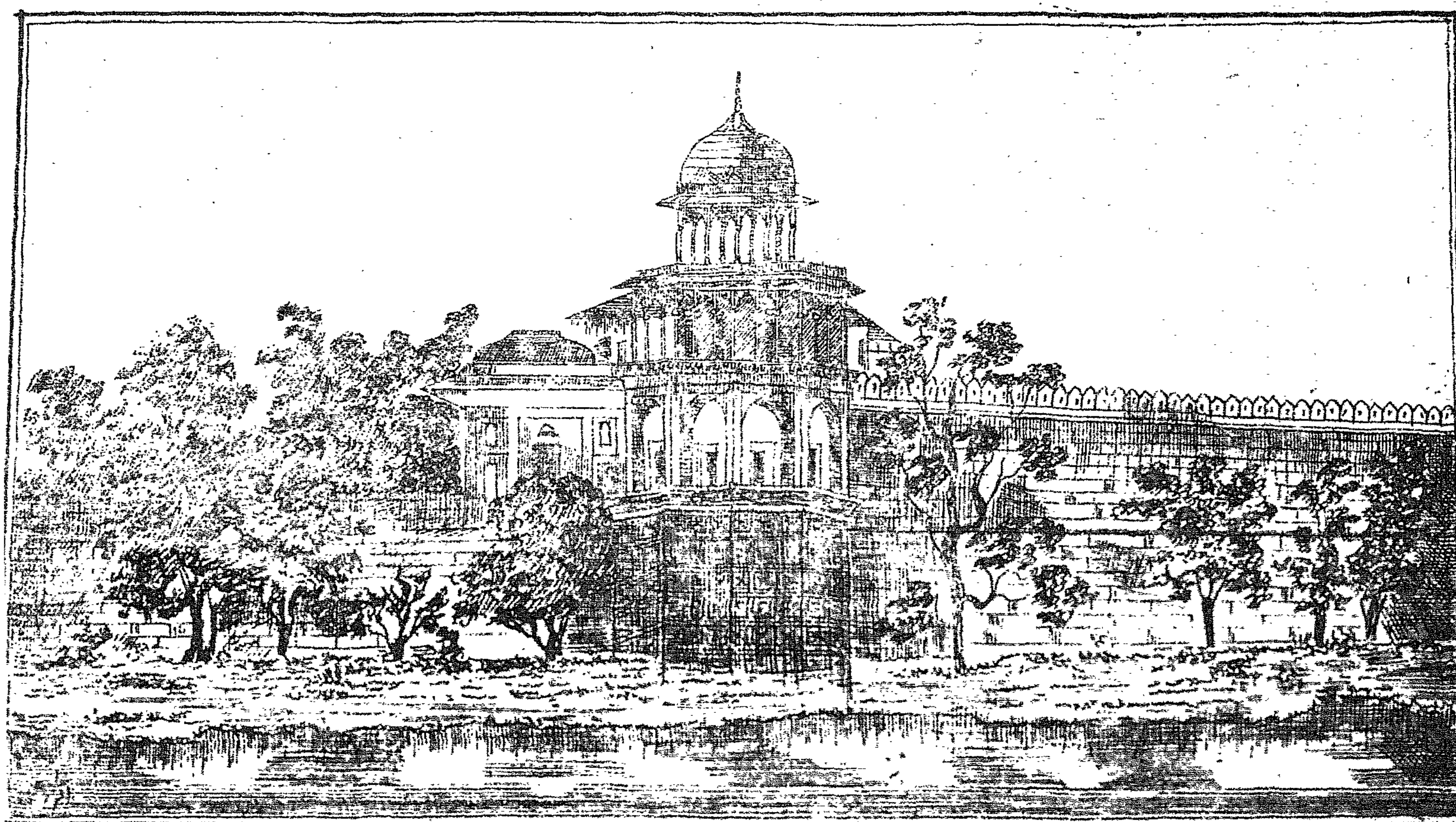
برج شمالی معروف بہ شاہ برج نمبر ۱۵

یہ برج بھی عجائب روزگار سے ہی کہ ایسا برج نہ دیکھا نہ سنا تھا اس برج کا سو گز کا ہی اور اسکی عمارت تین طبقہ پر ہی پہلے طبقہ کو زمین سے بارہ گز کرسی دیکر بنایا ہی اور اسکی چھت اندر سے گول اور اوپر سے مسطح ہی یہ عمارت تمام سنگین ہی اجارہ تک تو سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہی اور اسمین احجار رنگین سے پچی کاری کی ہوئی ہی اور اجارہ سے چھت تک سنگ چھانی ہی سے سفید کرکے سنہری گل بوٹے بیل پتے بنائے ہین یہ درجہ مثمن ہی اور اسکا قطر آٹھ گز کا ہی اور اسمین چار طاق اور دو نشیمن نیم مثمن مشرف بدریا بنائے ہین اور اسکی روکار نگین کی ہی طول اور عرض طاق شمالی اور شرقی کا چار گز کا ہی اور غربی اور جنوبی طاقون کا طول چار گز اور عرض تین گز کا ہی اور مثمن درجہ کے بیچ مین ایک حوض ہی تین گز کے قطر کا نہایت دلربا اور نہایت خوشنما کہ اسکی نبت کاری دیکھکر عقل حیران رہجاتی ہی اور صنعت الٰہی یاد آتی ہی اور غربی طاق مین ایک آبشار ہی اور چھوٹے چھوٹے طاق محراب دار بنائے ہین کہ اُن مین دن کو پھول اور رات کو چراغ

نقشہ نمبر ۱۳ متعلقہ صفحہ ۲۰ باب ۲

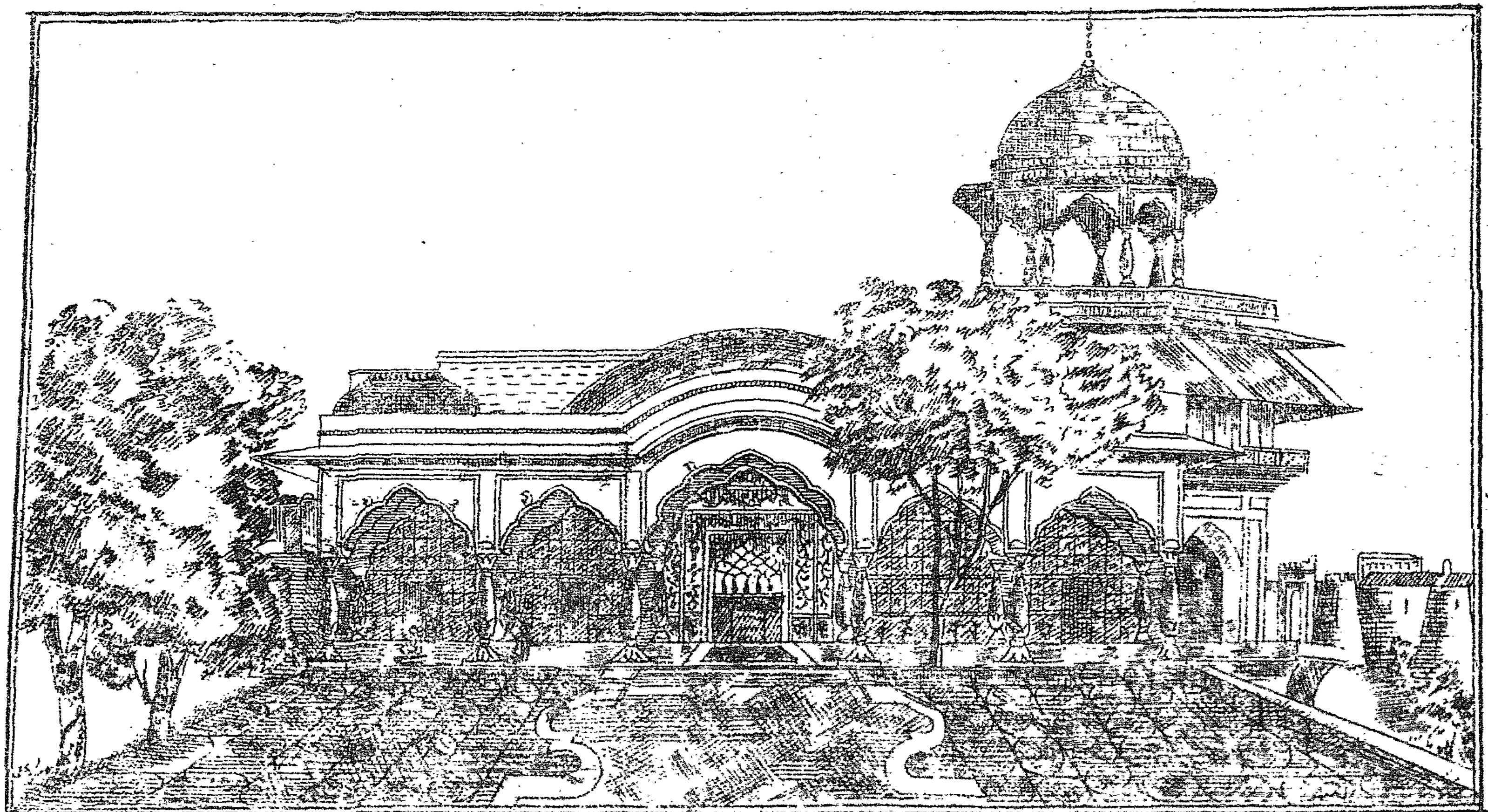
نقشہ ظفر محل مع حوض مہتاب باغ





SHAH BOORJ ROYAL TOWER ON THE SIDE OF THE RIVER DELHI PALACE

نقشہ شاہ برج کا دریا کی طرف سے

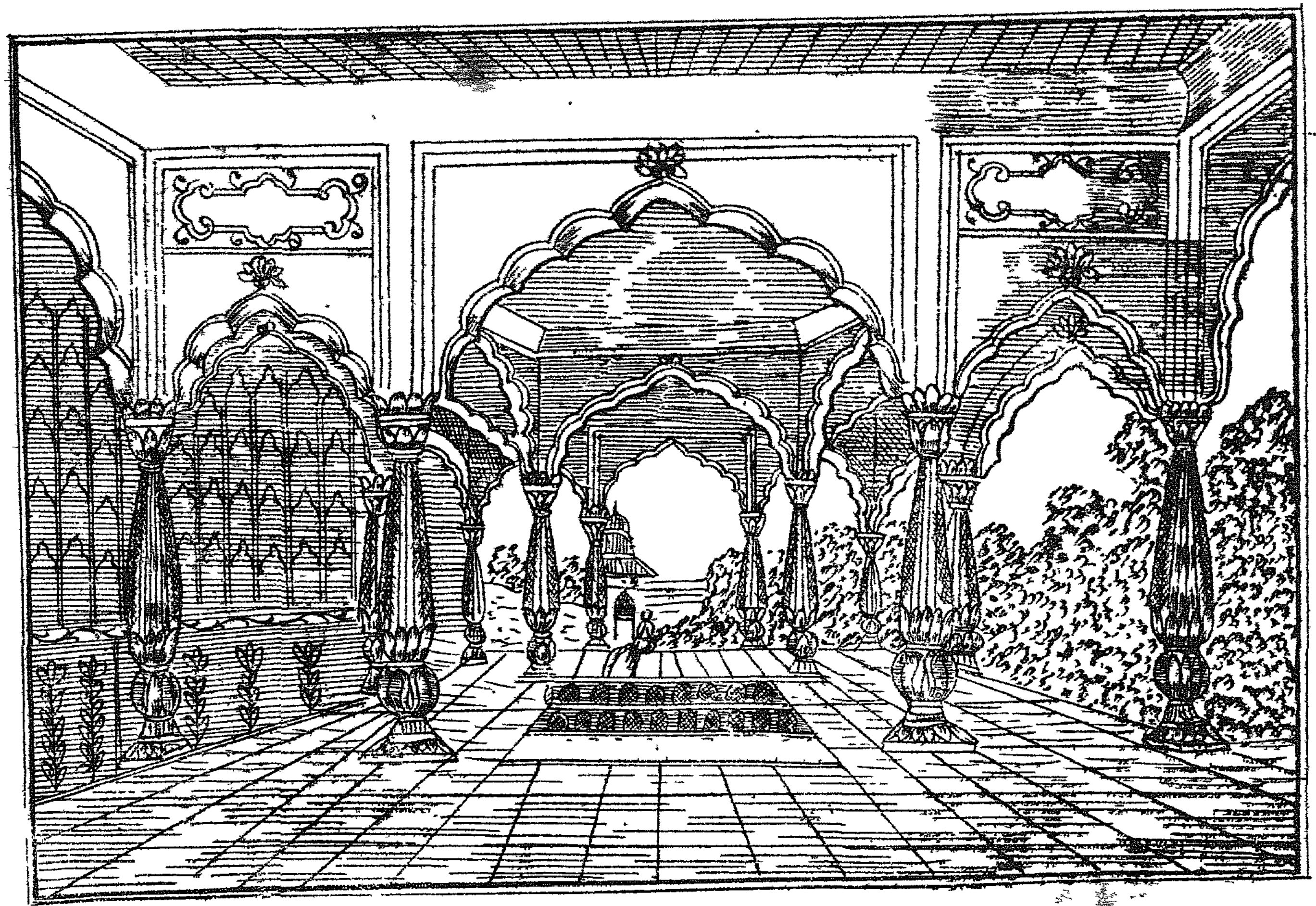


SHAH BOORJ ROYAL TOWER ON THE SIDE OF THE GARDEN DELHI PALACE

نقشہ شاہ برج کا مہتاب باغ کی طرف سے

نقشہ نمبر ۱۵ متعلقہ صفحہ ۲۰۰-۲۰۱ تا ۲۰۲

نقشۂ ساون



نقشہ نمبر ۱۲ متعلقہ صفحہ ۲۰ باب ۲

دکھاتی ہے اس آبشار کے آگے ایک حوض ہے شکل مدور کا ساڑھے تین گز کے طول اور ڈھائی گز کے عرض سے اور اس حوض سے شرقی طاق کے کنارے تک ایک نہر ہے ڈیڑھ گز کے عرض سے نری سنگ مرمر کی بہت تختہ اور پچی چین ساز اور منبت کار اور یہ دونوں حوض بھی نہایت پرچین ساز اور منبت کار ہیں اور عقیق اور مرجان اور دُر اور پتھر بیش قیمت جڑے ہیں اس نہر میں سے ایک نہر نکل کر غربی طاق کے حوض میں پڑتی ہے اور اس سے بیچ کی نہر میں آکر اور ثمن حوض میں سے ہوکر شرقی طاق کیطرف بہتی ہے کہ اسکے نیچے دریا کی طرف ایک آبشار بنی ہوئی ہے سارے قلعہ میں اسی مقام سے نہر گئی ہے اور ہر جگہ پانی جانے کے قلعہ اسی برج میں بنے ہوئے ہیں اور ہر ہر قلعہ پر نام لکھا ہوا ہے کہ یہ فلانے حوض کا قلعہ ہے اور یہ فلانی نہر کا اور دوسرے درجہ کی عمارت بھی مثمن ہے نہایت صفائی کے ساتھ آٹھ گز کے قطر سے اور اسکے آٹھوں ضلعوں پر سراسر ایوان ہیں چوبیس ستونکا اور تیسرے درجہ کی عمارت ایک مثمن ہے گنبدی آٹھ ستونوں پر اور اسکا برج سنگ مرمر کا اور کلس سنہری ہے غرضکہ یہ عمارت عجائب روزگار سے ہے اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ کھینچتے ہیں۔

مہتاب باغ

حیات بخش باغ کی جانب غرب یہ باغ ہے کسی زمانہ میں بہت لطیف و نفیس ہوگا مگر اب کچھ اچھا نہیں رہا اس باغ کے بیچ میں ایک بہت بڑی نہر بہت خوشنمائی سے بہتی ہے اور اب حضور والا سراج الدین محمد بہادر شاہ نے اس نہر کے پاس جانب غرب قطب صاحب کے جھرنہ کے طور پر جھرنہ بنایا ہے سنگ سنج کا اور اس سبب سے اس باغ کو اور رونق ہوگئی ہے اور اسی باغ میں ایک رگاہ قدم شریف کی ہے مگر کچھ عمدہ نہیں اسواسطے اُسکا نقشہ نہیں کھینچا

چھوٹی مسجد

اس باغ سے آگے نکلکر دو مکان ہیں باورچی خانوں کے اور وہ دونوں مکان چھوٹا خاصہ اور بڑا خاصہ کر کے مشہور ہیں انکے پاس ایک مسجد تھی چھوٹی احمد شاہ بادشاہ کے وقت کی بنی ہوئی مگر اب بالکل ٹوٹ گئی ہے اور مٹی کا ڈھیر ہوگئی ہے مگر اسکے دروازہ پر یہ کتبہ باقی رہ گیا ہے

بنا کرد مسجد شہ دین پناہ
کہ شد یاد ش دولت سرمدی
ز روی بصیرت فرو رفت باہی
چو شد فکر تاریخ را ابتدی
پئے سجدہ ہر کو آنجا بجود نیاز
با نوار طاعت شود مہتدی
بگفتا سروش از سر بیخودی
یہ بیت شریف مسجد احمدی
ہجری

حال قلعہ معلی از جانب ریتی

ریتی کیطرف سے دیکھنا اس قلعہ کا ایک کیفیت عجیب اور تماشائے غریب رکھتا ہے کہ ایک طرف موج زنی دریا سے جدا

اور جیسا آب اور رواں تھا ویسا اور لہراتا سبزہ کا اور دور دست تک نظر آتا صحرائے خرم و شاداب کا اور دوسری طرف فصیلیں اور برج طلائی اور کنگورے قلعہ اور ان سب چیزوں کا عکس پانی میں پڑنا اور سورج کرن سے برج طلائی کا چمکنا اور کثرت طلا ہی سے تماشائیوں کی نظر کا خیرہ ہونا ایک طرفہ تماشا ہے خصوصاً وقت شام پانی کے جاری ہونے کی صدا اور درختان زیر قلعہ پر کہ بہت کثرت سے واقع ہوئے ہیں انواع طیور کا بسیرا لینا اور آپس میں چہچہانا اور ادائے خوش اور لحن دلکش کا کرنا اور ہوا کے ملائم کا چلنا ماندوں کو از خود رفتگی کی تکلیف کرتا ہے

نور گڈھ نمبر ۱۶

اس قلعہ کے متصل جانب شمال سلیم گڈھ ہے اسلام شاہ کا بنایا ہوا ہے سنہ ۹۵۳ ہجری میں بنا تھا خاندان تیموریہ میں اسکو نور گڈھ کہتے ہیں اب یہ نور گڈھ قلعہ سے ایسا ملحق ہو گیا ہے کہ حقیقت میں ایک جزو ہے قلعہ کا یہ عمارت دریا کے بیچ میں بنی ہوئی ہے اور اسلام شاہ کے وقت میں دریا اکثر کر اس عمارت میں جاتے تھے اور اصلی دروازہ اس گڈھ کا بجانب جنوب بطرف گھاٹ نگمبودھ ہے عہد جہانگیر بادشاہ میں اسکی جانب شمال ایک پل بنا اور اسطرف بھی دروازہ بنایا گیا جبکہ شاہجہان نے یہ قلعہ بنایا وہ پل اس قلعہ میں ایسا ملگیا کہ گویا اس قلعہ ہی کے لیے بنایا تھا اور اس پل پر دونوں طرف کتبہ لگا ہوا ہے چنانچہ اسکی ہم نقل کر دیتے ہیں۔

کتبہ جانب شرق

شد بحکم شاہ نور الدین جہانگیر عظیم	سال و تاریخش مبارک آن صراط مستقیم

کتبہ جانب غرب

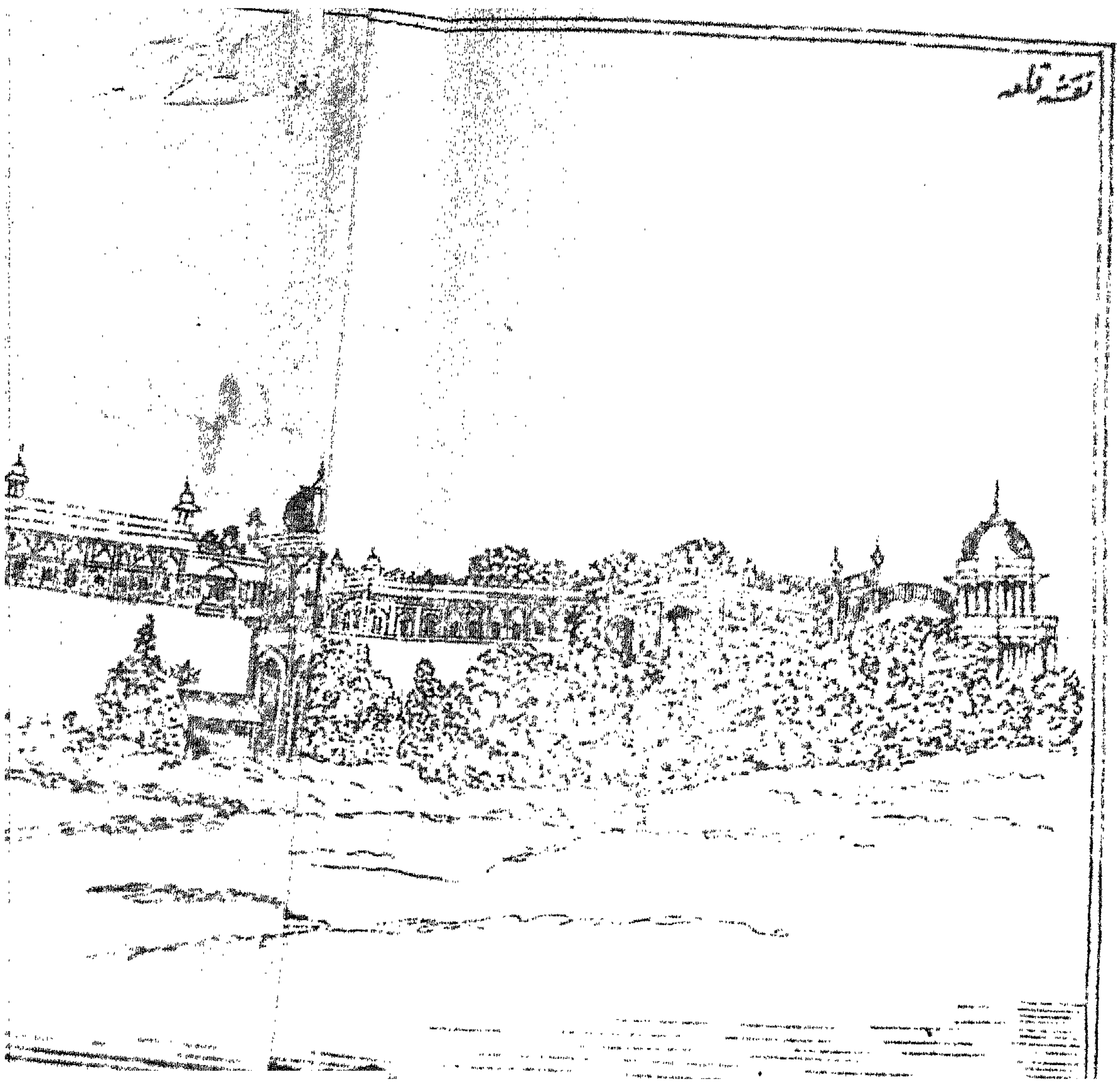
بحکم بادشاہ ہفت کشور	جہان پل گشت در دہلی مرتب
شہنشاہ بعدل و داد و تدبیر	کہ وصفش را نشاید کرد تحریر
جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر	پی تاریخ اتمامش خرد گفت
کہ شمشیرش جہان را کرد تسخیر	پل شاہنشہ دہلی جہانگیر

اب ہم اس مقام پر ایک نقشہ ریتی کا لکھتے ہیں کہ اسمیں سلیم گڈھ اور پل سلیم گڈھ اور تمام مکانات جانب ریتی کے موجود ہیں و ہو ھذا

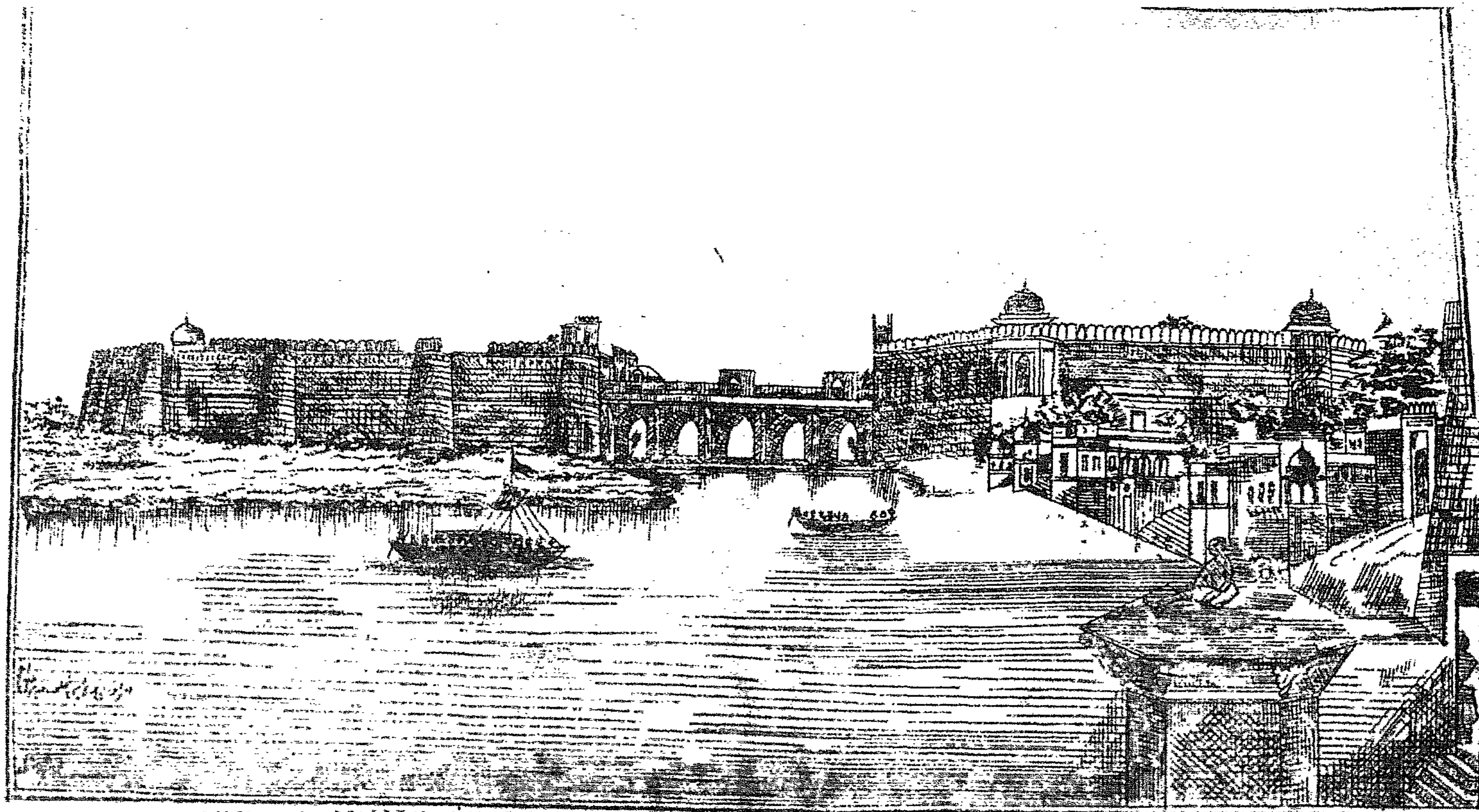
اشارہ

واضح ہو کہ ہمنے اس قلعہ کی پیمائش کا جہاں جہاں ذکر کیا ہے وہ شاہجہانی گز سے بیان کیا ہے اسواسطے کہ کتب تواریخ میں اسکی پیمائش شاہجہانی گز سے لکھی ہے

ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ



نقشہ قلعہ



SALEM GURH FORTRESS WITH THE EMPEROR JEHANGEER'S BRIDGE CONNECTING IT WITH THE DELHI PALACE.

لہ قلعہ معلی اور یہ قصر اعلےٰ کہ جسکا دستگان خلد برین پر فوق لیجاتا ہی ایسے شاہنشاہ عالم پناہ کے وجود
سے رونق پذیر ہی کہ نوشیروان کو اسکے دیوان عدالت مین رتبہ اونے چاکر کا اور سکندر کو اسکی بارگاہ مین
رتبہ نوکر کا ہی خزان انکے عہد دولت مین برنگ بہار اور خار انکے زمانہ سلطنت مین غیرت گلزار یہ بات
ہی کہ اگر اندیشہ ایسے ممدوح کی مدح و ثنا کی درپے ہو جسقدر مضمون عالی پیدا کرے انکی شان کے آگے
ے خالی نہوگا اسواسطے اول ہی عجز پر اقرار کرنا اولی اور انسب ہی ولادت اس مرشد برحق او قبلہ
ن کی اٹھائیسوین شعبان المعظم ۱۱۸۹ ہجری روز سہ شنبہ قریب غروب آفتاب ہی تا کہ جہان کو معلوم ہوکہ ایسا
ہ خدا اور نور دیدہ عرفا کے ظہور کے بعد آفتاب بھی خجل ہوکر پردہ حجاب مین چھپ گیا اور ابو ظفر تاریخ
ن پائی ہی کہ دلیل ہی معاندین پر ظفرمندی اور فیروزی کی اور جلوس میمنت مانوس حضرت کا اٹھائیسوین
الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری شب جمعہ کو واقع ہوا ہی اور یہ تاریخ جلوس ہی ؎ از نشہ دولت بہادر شاہی ہے
رمی طرب ایاغ دہلی ٭ بنشست بہ تخت دولت روز افزون ٭ نزہت بفزود ازو بہ باغ دہلی ٭ تاریخ
ان شہ والا قدر ٭ آمد بلب خرد چراغ دہلی ٭ اللہ تعالے اس زبدۂ ملوک بزرگ اور نقاوۂ سلاطین
کی ذات مقدس کو ابد الآباد تک سلامت رکھے اور عالم اونکے فیض عدالت سے شاداب و سیراب رہے
بالنبی و آلہ الامجاد.

تمام شد باب دوم

